عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

جلد نمبر ۲۰ | ۱۶ تا ۲۲ شعبان ۱۴۲۲ھ بمطابق ۲ تا ۸ / نومبر ۲۰۰۱ء | شمارہ نمبر ۲۴

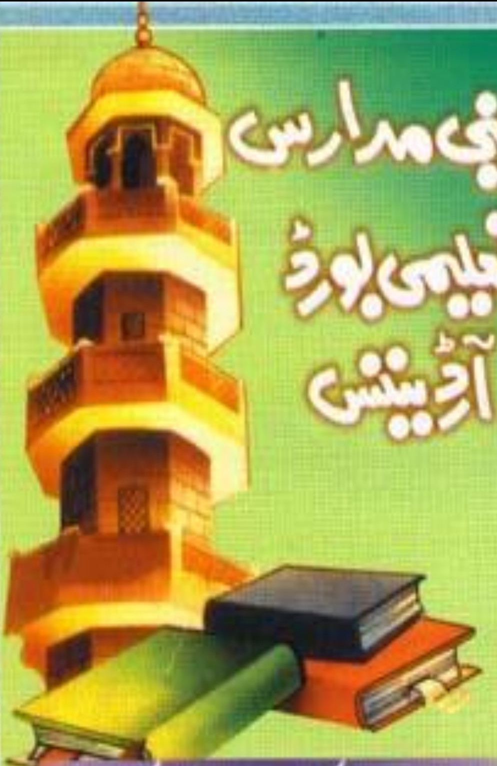

پہلے علمائے کرام سے مشورہ کریں

رفع و نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کی حکمتیں

مرزا قادیانی کی
علمی و مذہبی زندگی
کے تین دور

توضیح و تشریح

العظیم جل جلالہ

اسلام میرا انتخاب

پروفیسر عبداللہ کوبیام کا قبول اسلام

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

منکرین ختم نبوت کے لئے اصل شرعی فیصلہ کیا ہے؟

س:...... خلیفہ اول بلافصل سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو حضرت صدیق اکبرؓ نے منکرین ختم نبوت کے خلاف اعلان جنگ کیا اور تمام منکرین ختم نبوت کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ اس سے ثابت ہوا کہ منکرین ختم نبوت واجب القتل ہیں۔ لیکن ہم نے پاکستان میں قادیانیوں کو صرف ''غیر مسلم اقلیت'' قرار دینے پر ہی اکتفا کیا اس کے علاوہ اخبارات میں آئے دن اس قسم کے بیانات بھی شائع ہوتے رہتے ہیں کہ: ''اسلام نے اقلیتوں کو جو حقوق دیئے ہیں وہ حقوق انہیں پورے پورے دیئے جائیں گے'' ہم نے قادیانیوں کو نہ صرف حقوق اور تحفظ فراہم کئے ہوئے ہیں بلکہ کئی اہم سرکاری عہدوں پر بھی قادیانی فائز ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ منکرین ختم نبوت اسلام کی رو سے واجب القتل ہیں یا اسلام کی طرف سے اقلیتوں کو دیئے گئے حقوق اور تحفظ کے حقدار ہیں؟

ج:...... منکرین ختم نبوت کے لئے اسلام کا اصل قانون تو وہی ہے جس پر حضرت صدیق اکبرؓ نے عمل کیا' پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کی جان و مال کی حفاظت کر کے ان کے ساتھ رعایتی سلوک ہے لیکن اگر قادیانی اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرنے پر آمادہ نہ ہوں' بلکہ مسلمان کہلانے پر مصر ہوں تو مسلمان' حکومت سے یہ مطالبہ کر سکتے ہیں کہ ان کے ساتھ مسیلمہ کذاب کی جماعت کا سا سلوک کیا جائے۔ کسی اسلامی مملکت میں مرتدین اور زنادقہ کو سرکاری عہدوں پر فائز کرنے کی کوئی گنجائش نہیں یہ مسئلہ نہ صرف پاکستان بلکہ دیگر اسلامی ممالک کے ارباب حل وعقد کی توجہ کا متقاضی ہے۔

کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنگن پہننے والی پیشگوئی غلط ثابت ہوئی؟

س:...... یہاں قادیانی یہ اعتراض کرتے ہیں کہ نبی (علیہ السلام) نے خواب میں دیکھا تھا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے کنگن ہیں لیکن وہ کنگن حضور (علیہ السلام) نہ پہن سکے' اس کا مطلب ہے کہ ان کی پیشگوئی جھوٹی نکلی (نعوذ باللہ) یہ حدیث کیا ہے؟ کس کتاب کی ہے' وضاحت سے لکھیں؟

ج:...... دو کنگنوں کی حدیث دوسری کتابوں کے علاوہ صحیح بخاری (کتاب المغازی) باب قصہ الاسود العنسی صفحہ ۶۲۸ اور کتاب التعبیر باب النفخ فی المنام صفحہ ۱۰۴۲ میں بھی ہے۔ حدیث کا متن یہ ہے: ''میں سو رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھوں پر دو کنگن سونے کے رکھے گئے۔ میں ان سے گھبرایا اور ان کو ناگوار سمجھا' مجھے حکم ہوا کہ ان پر پھونک دو۔ میں نے پھونکا تو دونوں اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر ان دو جھوٹوں سے کی جو دعویٰ نبوت کریں گے۔ ایک اسود عنسی اور دوسرا مسیلمہ کذاب۔''

اس خواب کی جو تعبیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی وہ سو فیصد سچی نکلی۔ اس کو ''جھوٹی پیشگوئی'' کہنا قادیانی کافروں ہی کا کام ہے۔

قادیانیوں کو مسلمان سمجھنے والے کا شرعی حکم

س:...... کوئی شخص قادیانی گھرانے میں رشتہ یہ سمجھ کر کرتا ہے کہ وہ ہم سے بہتر مسلمان ہیں' اسلام میں ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

ج:...... جو شخص قادیانیوں کے عقائد سے واقف ہو اس کے باوجود ان کو مسلمان سمجھے تو ایسا شخص خود مرتد ہے کہ کفر کو اسلام سمجھتا ہے۔

کیا قادیانیوں کو جبراً قومی اسمبلی نے غیر مسلم بنایا ہے؟

س:...... لا اکراہ فی الدین (یعنی دین میں کوئی جبر نہیں) نہ تو آپ جبراً کسی کو مسلمان بنا سکتے ہیں اور نہ ہی جبراً کسی مسلمان کو آپ غیر مسلم بنا سکتے ہیں۔ اگر یہ مطلب ٹھیک ہے تو پھر آپ نے ہم (جماعت قادیانیوں) کو کیوں جبراً قومی اسمبلی اور حکومت کے ذریعہ غیر مسلم کہلوایا؟

ج:...... آیت کا مطلب یہ ہے کہ: ''کسی کو جبراً مسلمان نہیں بنایا جاسکتا۔'' یہ مطلب نہیں کہ جو شخص اپنے غلط عقائد کی وجہ سے مسلمان نہ رہا اس کو غیر مسلم بھی نہیں کہا جاسکتا' دونوں باتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ آپ کی جماعت کو قومی اسمبلی نے غیر مسلم نہیں بنایا۔ غیر مسلم تو آپ اپنے عقائد کی وجہ سے خود ہی ہوئے ہیں' البتہ مسلمانوں نے غیر مسلم کو غیر مسلم کہنے کا ''جرم'' ضرور کیا ہے۔

☆☆......☆☆

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ ختم نبوۃ

سرپرست اعلیٰ: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد: ۲۰ ۱۶ تا ۲۲ شعبان ۱۴۲۲ھ بمطابق ۲ تا ۸ نومبر ۲۰۰۱ء شمارہ: ۲۴

☆ بنیاد ☆

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر، مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا سعید احمد جلال پوری، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

قادیانیوں کی شرانگیزیوں سے ہوشیار رہنے کی ضرورت!! ...... (اداریہ) 4
رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام کی حکمتیں ...... (حضرت مولانا اللہ وسایا) 6
دینی مدارس تعلیمی بورڈ آرڈی نینس!! پہلے علماء کرام سے مشورہ کریں ...... (جناب میر شکیل الرحمٰن) 8
مرزا قادیانی کی علمی و مذہبی زندگی کے تین دور ...... (مولانا قاری محمد عثمان منصور پوری) 10
توضیح و تشریح اسم العظیم جل جلالہ ...... (مولانا محمد اشرف کھوکھر) 16
اسلام میرا انتخاب...... عبداللہ کولیام کا قبول اسلام ...... (محمد ساجد قاسمی) 18
فلم بینی اور اس کی تباہ کاریاں ...... (مولانا ابورشدی قاسمی) 20
حضرت سعید بن زیدؓ ...... (حاجی محمد جمیل مظہر) 21
اخبار ختم نبوت 24

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ کینیڈا آسٹریلیا: ۱۹۰ ڈالر
یورپ افریقہ: ۱۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ ایشیائی ممالک: ۹۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے
سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت الائیڈ بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۴۲۷۶ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph:583486-514122 Fax:542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph:7780337 Fax:7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیانیوں کی شرانگیزیوں

سے ہوشیار رہنے کی ضرورت!!

دنیائے کفر اس وقت امت مسلمہ کے خلاف متحد ہو چکی ہے اور علمائے حق علمائے دیوبند اور جذبہ جہاد سے سرشار مسلمان سخت خطرات میں ہیں۔ امریکہ یورپ اور دیگر ممالک میں مسلمانوں نے اپنے بچے مدارس سے اٹھالئے ہیں اور ہر شخص اپنی جان بچانے کی فکر میں لگا ہوا ہے۔ دوسری طرف قادیانی اور دیگر لادین عناصر پر مشتمل متعدد گروہ مسلمانوں کے خلاف سخت پروپیگنڈوں میں مصروف ہیں' دینی مدارس کے خلاف مہم چلائی جا رہی ہے' دنیائے کفر کو آج سے نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے لے کر آج تک مسلمانوں کے جذبہ جہاد سے ہی خوف محسوس ہوتا آ رہا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ جب بھی مسلمانوں میں جذبہ جہاد بیدار ہوتا ہے تو پھر کوئی قوم ان کو شکست نہیں دے سکتی۔ جب حضرت مجدد الف ثانی" نے تمام نظامہائے زندگی کو مسترد کر کے اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے جدوجہد کی تو اس وقت کی سپر طاقتیں ان کے خلاف ہو گئیں۔ جب حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان کے دارالحرب ہونے کا فتویٰ جاری کر کے آزادی کا علم بلند کیا تو ان کو زہر دے کر شہید کر دیا گیا۔ جب ان کے جانشینوں حضرت سید احمد شہید" حضرت شاہ اسماعیل شہید" نے لشکر اسلام تشکیل دے کر جہاد شروع کیا تو ان پر وہابیت کی مہر لگا کر دشمنان اسلام نے ان کی جدوجہد کو ناکام بنانے کی کوشش کی۔ جب سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی" مولانا رشید احمد گنگوہی" مولانا محمد قاسم نانوتوی" حضرت حافظ ضامن شہید" نے شاملی کے میدان میں داد شجاعت دے کر انگریزوں کے چھکے چھڑائے تو علمائے سو نے اس جہاد کو غدر کا نام دے کر ناکام بنانے کی کوشش کی۔ جب دارالعلوم دیوبند نے غلامی سے آزادی کے لئے جہاد کا فتویٰ جاری کیا تو مرزا غلام احمد قادیانی نے کتابوں کی کتابیں تصنیف کر کے جہاد کو حرام قرار دیا اور انگریز حکومت کو اللہ کی رحمت اور ملکہ برطانیہ کو اللہ کا سایہ قرار دیا۔ وہ خود لکھتا ہے کہ: ''میں نے جہاد کی حرمت پر اتنی کتابیں لکھیں کہ جس سے پچاس الماریاں بھر جائیں۔'' ہر مرحلہ پر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری" اور آپ کے رفقاء کے خلاف جہاد میں شرکت کا الزام لگا کر مقدمات درج کرائے گئے اور جیلوں کے دروازے کھول دیئے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے یہ شیر ایک طرف تحریک آزادی کی قیادت کرتے تو دوسری طرف قادیانی سازشوں کا مقابلہ کرتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ میں مصروف عمل نظر آتے۔ کونسا ایسا مرحلہ تھا جب قادیانیوں نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کی؟ آج پھر وہی تاریخ دہرائی جا رہی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ پہلے مسلمان غلامی کے دور میں تھے' ان کے آقا سفید چمڑی والے انگریز تھے اور اب وہ آزاد ہیں مگر ان کے آقا امریکیوں کے غلام اور کالی چمڑی والے انگریز ہیں جو حکومت پر براجمان ہو کر قادیانیت نوازی کے ذریعہ ملک کو کھوکھلا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسری طرف ملک کو امریکہ کے حوالہ کر کے مسلمانوں کو ان کا غلام بنانے کے درپے ہیں۔ پوری دنیا کی اسلام دشمن لابی اور قادیانی گروہ اس وقت ہاتھ دھو کر امت مسلمہ کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔

گزشتہ شمارے میں بھی ہم نے لکھا تھا کہ قادیانی گروہ اپنے کو سچا ثابت کرنے کے لئے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرنے پر اترا ہوا ہے' اس کے نزدیک صحیح العقیدہ اور اہل حق مسلمانوں کو اگر شکست ہو جاتی ہے تو چاہے یہ امریکہ اور یورپ جیسے دشمنوں کے ہاتھ سے ہی کیوں نہ ہو لائق مسرت ہے۔ وہ امریکہ اور یورپ کی حمایت

میں مسلمانوں کے خلاف کھل کر میدان میں آ گیا ہے۔اس کو افغانستان کے معصوم مسلمانوں کا خون بہتا دیکھ کر خوشی اور مسرت ہو رہی ہے۔اس کو اس کی فکر نہیں کہ پاکستان تباہ ہوتا ہے یا افغانستان کی اینٹ سے اینٹ بجتی ہے اور افغانستان کھنڈرات کا شکار ہوتا ہے۔اس کو تو صرف اس سے غرض ہے کہ کس طرح دنیا کے کروڑوں مسلمان تباہ ہو جائیں' لیکن اس کی یہ خوشی اور مسرت عارضی ہے'اس لئے کہ اگر افغان مسلمان شہادت کا مرتبہ پا جائیں' پاکستان تباہ ہو کر مفلوک الحال بن جائے' خطہ کے مسلمان بے سروسامان ہو جائیں مگر کسی صورت میں یہ خطہ قادیانیوں کے حوالہ نہیں ہو سکتا۔جس طرح ایک میراثی کسی طور پر گاؤں کا نمبردار نہیں بن سکتا' اسی طرح امت مسلمہ کی قیادت وسیادت کسی صورت میں قادیانیوں کے ہاتھ میں نہیں آ سکتی۔دنیا میں اگر ایک فرد بھی صحیح العقیدہ مسلمان باقی رہے گا تو وہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت اور اس کی جماعت پر لعنت برساتا رہے گا کیونکہ خداتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں پر لعنت برستی ہے۔احادیث نبویہ کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی مجدد' ملہم من اللہ' مسیح موعود' ظلی و بروزی نبی اور عین محمد جیسے دعوے کرنے کی وجہ سے ملعون' دجال' کذاب اور لعنتی کا خطاب پا چکا ہے۔دنیا بھر کے مسلمان خدانخواستہ ختم ہو جائیں تب بھی وہ کذاب' دجال اور ملعون رہے گا۔محدث العصر حضرت انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح فرمایا تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی قبر میں جہنم کی آگ میں جھلس رہا ہے اور عبرت کا نشان بنا ہوا ہے۔بعض بزرگوں کے کشف کے مطابق وہ باؤلے کتے کی طرح قبر میں ہے اور اہل دل کو اس کا مشاہدہ بھی ہوا ہے۔مرزا قادیانی کو ماننے والے ہر فرد کا انجام یہی ہے۔افغانستان یا دنیا کے کسی خطے پر مسلمانوں کی شہادتوں پر خوشی منانے والے سن لیں کہ شہادت تو مسلمانوں کی آرزو ہے۔ان کے لئے بہترین انعام ہے۔مسلمان تو غازی بننے سے زیادہ شہید ہونے کے تصور سے خوشی محسوس کرتا ہے اور شہید ہونے کی صورت میں اس کے اہل خاندان مٹھائیں تقسیم کرتے ہیں' اسی لئے تو روس ان کو شکست نہیں دے سکا اور اب امریکہ ان کے سامنے عاجز ہے۔دہشت گردی مسلمانوں کا شیوہ نہیں اور نہ وہ کبھی اس میں ملوث رہے ہیں لیکن وہ کبھی جہاد سے بھی پیٹھ نہیں موڑتا اور ہمیشہ سینے پر گولیاں کھاتا ہے۔مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح نہیں کہ حکومت دعویٰ نبوت کی بابت جاننے کے لئے بلائے تو جھوٹ بول کر جان چھڑالو اور دعویٰ نبوت کی تکذیب کر دو اور باہر آ کر پھر جھوٹا دعویٰ نبوت کر لو۔مسلمان امیر شریعتؒ کی طرح جرأت کے ساتھ اعلان کرتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کذاب اور دجال ہے۔مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں نے دنیا بھر میں مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا جال پھیلا کر ثابت کر دیا ہے کہ وہ مسلمانوں کے شدید ترین دشمن ہیں اور وہ ان کو کسی صورت میں چین سے بیٹھنے نہیں دینا چاہتے۔اس لئے ہماری تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ اپنے اردگرد کے ماحول پر نگاہ رکھیں اور قادیانیوں کی سازشوں سے باخبر رہیں۔یہ آستین کے سانپ ہیں اور ہر وقت مسلمانوں کو ڈسنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں اور اس وقت پوری دنیا میں مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔انشاءاللہ مسلمانوں پر یہ آزمائش کا وقت جلد گزر جائے گا اور اسلام پھر دنیا میں سربلند ہو کر ابھرے گا۔

ضروری اعلان

اندرون وبیرون کراچی تمام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے رفقاء کرام کے نام بقایاجات کے یاددہانی کے خطوط ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ ان احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ جن کے نام بقایاجات' واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام: ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی منی آرڈر چیک یا ڈرافٹ کی شکل میں ارسال کریں۔

یاد رہے کہ جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۹ سے بوجہ ہوشربا گرانی' کاغذ و ڈاک خرچ رسالہ کی قیمت میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

نیا سالانہ زرتعاون : ۳۵۰ روپے ہے' اس حساب سے رقم ارسال فرمائیں۔

نوٹ : اپنے خریداری نمبر کی وضاحت بھی ضرور کریں۔ شکریہ (ادارہ ختم نبوت)

مولانا اللہ وسایا

رفع ونزولِ عیسیٰ علیہ السلام کی حکمتیں

سوال : ...... رفع و نزول جسم عنصری کے امکان عقلی کو بیان کرتے ہوئے اس کے نقلی نظائر پیش کریں نیز رفع ونزول کی حکمتیں بیان کریں؟

جواب:...... مرزا صاحب اور ان کی جماعت کا دعویٰ ہے کہ:

’’عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر نہیں اٹھائے گئے بلکہ وفات پاکر مدفون ہو چکے اور دلیل یہ ہے کہ کسی جسم عنصری کا آسمان پر جانا محال ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص ۴۷ ج تقطیع خورد روحانی خزائن ص ۱۲۶ ج ۳)

قرآن وسنت سے رفع ونزول نہ صرف ثابت ہے بلکہ اس کے نظائر بھی موجود ہیں، مثلاً:

۱:...... یہ ہے کہ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد اطہر کے ساتھ لیلۃ المعراج میں جانا اور پھر وہاں سے واپس آنا حق ہے، اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کا بجسدہ العنصری آسمان پر اٹھایا جانا اور پھر قیامت کے قریب ان کا آسمان سے نازل ہونا بھی بلاشبہ حق اور ثابت ہے۔

۲:...... جس طرح آدم علیہ السلام کا آسمان سے زمین کی طرف ہبوط ممکن ہے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ کا آسمان سے زمین کی طرف نزول بھی ممکن ہے ’’ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم۔‘‘

۳:...... جعفرؓ بن ابی طالب کا فرشتوں کے ساتھ آسمانوں میں اڑنا صحیح اور قوی حدیثوں سے ثابت ہے، اسی وجہ سے ان کو جعفر طیارؓ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے:

’’اخرج الطبرانی باسناد حسن عن عبداللہ بن جعفرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هنیئا لک ابوک یطیر مع الملائکة فی السماء۔‘‘ (وکذا فی فتح الباری ص ۶۲ ج ۷ زرقانی شرح مواہب ص ۲۷۵ ج ۲)

ترجمہ: ’’امام طبرانی نے باسناد حسن عبداللہ بیٹے جعفرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک بار یہ ارشاد فرمایا کہ اے جعفرؓ کے بیٹے عبداللہؓ تجھ کو مبارک ہو تیرا باپ فرشتوں کے ساتھ آسمانوں میں اڑتا پھرتا ہے (اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جعفرؓ، جبرئیل و میکائیل کے ساتھ اڑتا پھرتا ہے) ان ہاتھوں کے عوض میں جو غزوہ موتہ میں کٹ گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو ملائکہ کی طرح دو بازو عطا فرما دیئے ہیں اور اس روایت کی سند نہایت جید اور عمدہ ہے۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اس بارے میں ایک شعر ہے:

وجعفرؓ الذی یضحی و یمسی
یطیر مع الملائکة ابن امی

ترجمہ: ’’وہ جعفرؓ کہ جو صبح و شام فرشتوں کے ساتھ اڑتا ہے وہ میری ہی ماں کا بیٹا ہے۔‘‘

۴:...... اور علیٰ ہذا عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کا غزوہ بیر معونہ میں شہید ہونا، اور پھر ان کے جنازہ کا آسمان پر اٹھایا جانا روایات میں مذکور ہے جیسا کہ حافظ عسقلانی نے اصابہ میں حافظ ابن عبدالبر نے استیعاب میں اور علامہ زرقانی نے شرح مواہب ص ۸۷ ج ۲ میں ذکر کیا ہے۔ جبار بن سلمی جو عامر بن فہیرہ کے قاتل تھے وہ اسی واقعہ کو دیکھ کر ضحاک بن سفیان کلابی کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے اور یہ کہا:

’’دعانی الی الاسلام مارایت من مقتل عامر بن فهیرة ورفعه الی السماء‘‘۔

ترجمہ: ’’عامر بن فہیرہ کا شہید ہونا اور ان کا آسمان پر اٹھایا جانا میرے اسلام لانے کا باعث بنا۔‘‘

ضحاکؓ نے یہ تمام واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں لکھ کر بھیجا، اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’فان الملائکة وارت جثته وانزل فی علیین‘‘۔

ترجمہ: ’’فرشتوں نے اس کے جثہ کو چھپا لیا اور وہ علیین میں اتارے گئے‘‘۔

ضحاک ابن سفیان کے اس تمام واقعہ کو امام بیہقی اور ابونعیمؒ دونوں نے اپنی اپنی دلائل النبوۃ میں بیان کیا۔

(شرح الصدور فی احوال الموتی والقبور للعلامة السیوطی ص: ۱۰۳)

اور حافظ عسقلانی نے اصابہ میں جبار بن سلمی کے تذکرہ میں اس واقعہ کی طرف اجمالاً اشارہ فرمایا ہے۔ شیخ جلال الدین سیوطی شرح الصدور میں فرماتے ہیں کہ عامر بن فہیرہؓ کے آسمان پر اٹھائے جانے کے واقعہ کو ابن سعد اور حاکم اور موسیٰ بن عقبہ نے بھی روایت کیا ہے۔ غرض یہ کہ یہ واقعہ متعدد اسانید اور مختلف روایات سے ثابت اور محقق ہے۔

۵:...... واقعہ رجیع میں جب قریش نے خبیب

بن عدی رضی اللہ عنہ کو سولی پر لٹکایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیہ ضمریؓ کو خبیبؓ کی نعش اتار لانے کے لئے روانہ فرمایا۔ عمرو بن امیہؓ وہاں پہنچے اور خبیب کی نعش کو اتارا دفعتاً ایک دھماکہ سنائی دیا۔ پیچھے پھر کر دیکھا اتنی دیر میں نعش غائب ہوگئی، عمرو بن امیہؓ فرماتے ہیں گویا زمین نے ان کو نگل لیا، اب تک اس کا کوئی نشان نہیں ملا، اس روایت کو امام ابن حنبلؒ نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔

(زرقانی شرح مواہب ص ۳ ج ۲)

شیخ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ خبیبؓ کو زمین نے نگلا اسی وجہ سے ان کا لقب بلیع الارض ہوگیا، اور ابونعیمؒ فرماتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ عامر بن فہیرہؓ کی طرح خبیبؓ کو بھی فرشتے آسمان پر اٹھالے گئے۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ جس طرح حق تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے عامر بن فہیرہؓ اور خبیب بن عدیؓ اور علاء بن حضرمیؓ کو آسمان پر اٹھایا۔ انتہی۔

۶:..... علماً انبیاً کے وارث ہوتے ہیں اولیاً کا الہام وکرامت انبیاً کرام کی وحی اور معجزات کی وراثت ہے:

ومما یقوی قصۃ الرفع الی السماء ما اخرجہ النسائی والبیہقی والطبرانی وغیرہم من حدیث جابر بن طلحۃ اصیبت انا ملہ یوم احد فقال حس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو قلت بسم اللہ لرفعتک الملائکۃ والناس ینظرون الیک حتی تلج بک فی جو السماء۔ واخرج ابن ابی الدنیا فی ذکر الموتی عن زید بن اسلم قال کان فی بنی اسرائیل رجل قد اعتزل الناس فی کھف جبل وکان اھل زمانہ اذا قحطوا استغاثوا بہ فدعی اللہ فسقاھم فمات فاخذ وافی جھازہ فبینا ھم کذلک اذا ھم بسریر رفرف فی عنان السماء حتی انتھی الیہ فقام رجل فاخذہ فوضعہ علی السریر والناس ینظرون الیہ فی الھواء حتی غاب عنھم“

(شرح الصدور ص ۱۷۳)

ترجمہ: ”شیخ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ عامر بن فہیرہ اور خبیب رضی اللہ عنہما کے واقعہ رفع الی السماء کی وہ واقعہ بھی تائید کرتا ہے جس کو نسائی اور بیہقی اور طبرانی نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ غزوۂ احد میں حضرت طلحہؓ کی انگلیاں زخمی ہوگئیں تو اس تکلیف کی حالت میں زبان سے ”حس“ یہ لفظ نکلا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو بجائے ”حس“ کے بسم اللہ کہتا تو لوگ دیکھتے ہوتے اور فرشتے تجھ کو اٹھا کر لے جاتے یہاں تک کہ تجھ کو آسمان میں لے کر گھس جاتے۔ ابن ابی الدنیا نے ذکر الموتی میں زید بن اسلم سے روایت کیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا کہ جو پہاڑ میں رہتا تھا، جب قحط ہوتا تو لوگ اس سے بارش کی دعا کراتے وہ دعا کرتا اللہ تعالیٰ اس کی دعا کی برکت سے باران رحمت نازل فرماتا۔ اس عابد کا انتقال ہوگیا، لوگ اس کی تجہیز و تکفین میں مشغول تھے اچانک ایک تخت آسمان سے اترتا ہو نظر آیا جہاں تک کہ اس عابد کے قریب آکر رکھا گیا، ایک شخص نے کھڑے ہو کر اس عابد کو اس تخت پر رکھ دیا۔ اس کے بعد وہ تخت اوپر اٹھتا گیا، لوگ دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ غائب ہوگیا۔“

۷:..... اور حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جنازہ کا آسمان پر اٹھایا جانا اور پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے آسمان سے زمین پر اتر آنا مستدرک حاکم میں مفصل مذکور ہے۔ (مستدرک ص ۵۹۰ ج ۲)

مقصد ان واقعات کے نقل کرنے سے یہ ہے کہ منکرین اور ملحدین خوب سمجھ لیں کہ حق جل شانہ نے اپنے محبین و مخلصین کی اس خاص طریقہ سے بارہا تائید فرمائی کہ ان کو صحیح و سالم فرشتوں سے آسمانوں پر اٹھوالیا اور دشمن دیکھتے ہی رہ گئے، تا کہ اس کی قدرت کاملہ کا ایک نشان اور کرشمہ ظاہر ہو اور اس کے نیک بندوں کی کرامت اور منکرین معجزات وکرامات کی رسوائی و ذلت آشکارا ہو اور اس قسم کے خوارق کا ظہور مومنین اور مصدقین کے لئے موجب طمانیت اور مکذبین کے لئے اتمام حجت کا کام دے۔ ان واقعات سے یہ امر بھی بخوبی ثابت ہوگیا کہ کسی جسم عنصری کا آسمان پر اٹھایا جانا نہ قانون قدرت کے خلاف ہے، نہ سنت اللہ کے متصادم ہے بلکہ ایسی حالت میں سنت اللہ یہی ہے کہ اپنے خاص بندوں کو آسمان پر اٹھایا جائے تا کہ اس ملیک مقتدر کی قدرت کا کرشمہ ظاہر ہو اور لوگوں پر معلوم ہو جائے کہ حق تعالیٰ کی اپنی خاص الخاص بندوں کے ساتھ یہی سنت ہے کہ ایسے وقت میں ان کو آسمان پر اٹھالیتا ہے۔ غرض یہ کہ کسی جسم عنصری کا آسمان پر اٹھایا جانا قطعاً محال نہیں بلکہ ممکن اور واقع ہے اور اسی طرح کسی جسم عنصری کا بغیر کھائے اور پئے زندگی بسر کرنا بھی محال نہیں۔

نزول کی حکمتیں:

۱:..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع اور نزول کی حکمت علماً نے یہ بیان کی کہ یہود کا یہ دعویٰ تھا کہ ہم نے حضرت عیسیٰ کو قتل کردیا کما قال و قولھم انا قتلنا المسیح عیسیٰ بن مریم رسول اللہ اور دجال جو اخیر زمانہ میں ظاہر ہوگا وہ بھی قوم یہود سے ہوگا۔ اور یہود اس کے تبع اور پیرو ہوں گے۔ اس لئے حق تعالیٰ نے اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھایا اور قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے تا کہ خوب واضح ہو جائے کہ جس ذات کی نسبت یہود یہ کہتے تھے کہ ہم نے اس کو قتل کردیا وہ سب غلط ہے، ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے زندہ آسمان پر اٹھایا اور اتنے زمانہ تک ان کو زندہ رکھا اور پھر تمہارے قتل اور بربادی کے لئے اتارا تا کہ سب کو معلوم ہو جائے کہ تم جن کے قتل کے مدعی تھے ان کو قتل نہیں کر سکے بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے قتل کے لئے نازل کیا اور یہ حکمت فتح الباری کے باب نزول عیسیٰ ص: ۳۵۷ ج ۱۰ پر مذکور ہے۔

باقی صفحہ 9 پر

میر شکیل الرحمٰن

دینی مدارس تعلیمی بورڈ آرڈیننس

پہلے علمائے کرام سے مشورہ کرلیں

صدر پاکستان نے ماڈل دینی مدارس کے قیام والحاق کا ''پاکستان دینی مدارس تعلیمی بورڈ آرڈی نینس ۲۰۰۱ء'' جاری کیا ہے' جس کا اطلاق پورے پاکستان پر ہوگا اور اس پر عملدرآمد اس تاریخ سے ہوگا جس کا اعلان وفاقی حکومت کرے گی اس آرڈی نینس کے ذریعے وفاقی حکومت دینی مدارس میں جدید تعلیم دینے اور انہیں منظم کرنے کے لئے گزٹ نوٹیفکیشن کے ذریعے پاکستان مدارس ایجوکیشن بورڈ کے قیام کا اعلان کرے گی جو ماڈل دینی مدارس اور دارالعلوم قائم کرے گا' بورڈ کو دینی مدارس نصاب اور امتحانی نظام تیار کرنے کے علاوہ اساتذہ کے تربیتی پروگرام منعقد کرنیکا بھی اختیار ہوگا بورڈ کے قائم کردہ اور الحاق شدہ اداروں میں اسلامی تعلیم اہم عنصر ہوگا' لیکن اس کے ساتھ عمومی تعلیمی نظام کے نصاب کی بھی تعلیم دی جائے گی سردست اس آرڈی نینس سے متعلق جاری کی گئی تفصیلات سے جو بات زیادہ واضح ہوکر سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ حکومت اپنے طور پر ایسے ماڈل دینی مدارس کے قیام والحاق کا ارادہ رکھتی ہے جن میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ مروجہ دنیاوی علوم کی تعلیم بھی دی جائے گی اور اس حکومتی اقدام کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے (اور حکومت کے مختلف عہدیداران اس ضمن میں وقتاً فوقتاً بعض وضاحتی بیانات بھی جاری کرتے رہے ہیں) کہ دینی علوم حاصل کرنے والے طلبہ کو جدید علوم سے روشناس کرکے عصری تقاضوں سے ہم آہنگ بنایا جائے تاکہ وہ ملک میں مروج نظام کی مطابق ملکی وقومی معاملات میں دوسرے طلبہ کے شانہ بشانہ اپنی صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے ملک وقوم کی تیزتر ترقی میں کردار ادا کرسکیں۔ حکومت کے بیان کردہ مقاصد کے مطابق اس قسم کی حکومتی کوشش کوئی قابل اعتراض بات دکھائی نہیں دیتی لیکن چونکہ معاملہ دینی مدارس اور ان میں پڑھائے جانے والے نصاب کا ہے' اس لئے اس سلسلے میں دو تین بنیادی سوالات کا پیدا ہونا قدرتی امر ہے سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ حالیہ برسوں میں دینی مدارس کو حکومتی سطح پر کنٹرول یا منضبط کرنے کی بات جب بھی اٹھائی گئی ہے ملک بھر میں قائم دینی مدارس اور ان کے مرکزی نظام کی جانب سے اسے دینی مدارس کے مروجہ نظام میں بیجا مداخلت قرار دیتے ہوئے مسترد کردیا گیا ہے اس ضمن میں دینی مدارس کے ناظمین کا موقف بھی منظر عام پر آتا رہا ہے کہ وہ دینی معاملات میں حکومت کی مداخلت کو اس لئے بھی قبول نہیں کریں گے کہ ان کے مدارس میں طلباً کو قرآن وحدیث کی تعلیم' دین مبین کی تعلیمات کے فروغ کے لئے دی جاتی ہے دنیوی فوائد یا روزی روزگار کے حصول کے لئے نہیں۔ اسی طرح یہ مدارس دینی تعلیم کے ساتھ مروجہ دنیاوی علوم کا پیوند لگانا بھی نہ صرف یہ کہ پسند نہیں کرتے بلکہ اسے دینی احکامات کے منافی سمجھتے ہیں لہٰذا اب سے پہلے تو حکومت کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ وہ دینی مدارس اور دینی علوم کی سرکاری سرپرستی میں تعلیم وتدریس کے لئے جو بھی قدم اٹھائے گی دینی مدارس کے منتظمین اسے حکومت سے دینی امور میں مداخلت ہی تصور کریں گے' اس لئے اس پر ان کا ردعمل بھی متوقع طور پر موافق ہرگز نہیں ہوگا۔ یہاں یہ امر بھی پیش نظر رہنا چاہئے کہ ملک کے طول وعرض میں ہزاروں کی تعداد میں قائم چھوٹے بڑے دینی مدارس مدتوں سے ایک باقاعدہ نظام کے ساتھ مربوط ہیں' ان کے درس اور نصاب کے تعین اور امتحانات کے لئے باقاعدہ مرکزی نوعیت کے ادارے قائم ہیں' ان مدارس میں لاکھوں طلبہ تعلیم حاصل کررہے ہیں سب سے بڑھ کر یہ اتنی بڑی تعداد میں طلبہ کو ابتدائی سطح سے لے کر اعلیٰ سطح تک کی دینی تعلیم کے لئے کسی بھی قسم کی سرکاری امداد یا گرانٹ نہیں لی جاتی' دوسرے لفظوں میں یہ سارے کا سارا نظام عام مسلمانوں کی امداد اور عطیات پر چلایا جاتا ہے۔ مختصر یہ کہ دینی مدارس کا نظام دینی علوم کی ترویج واشاعت کا ایک ایسا ملک گیر نظام ہے جس کا انحصار کسی بھی سطح پر حکومت کی کسی امداد یا گرانٹ پر

نہیں ہے ان حالات میں نہ صرف یہ کہ دینی مدارس کی طرف سے اپنے امور میں کسی طرح کی مداخلت خوش دلی سے قبول کئے جانے کی توقع کی جا سکتی ہے اور نہ ہی فوری طور پر مدارس کے نصاب یا نظام کو حکومتی انداز میں جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کا بطیب خاطر قبول کیا جانا آسان نظر آتا ہے اس لئے دانشمندی کا تقاضا یہ ہے کہ اگر حکومت مروجہ دینی نظام تعلیم میں کسی بھی قسم کی بہتری لانے کی خواہش مند ہے یا وہ ماڈل دینی مدارس قائم کرکے دینی نظام کے طلبہ کو جدید عصری تعلیم سے بھی ہم آہنگ کرنا چاہتی ہے تو اسے سب سے پہلے دینی تعلیم کے مروجہ نظام کے نمائندہ افراد اور علماً کرام کے سامنے اپنا پروگرام رکھنا چاہئے اور مروجہ نظام و نصاب میں بہتری کے لئے زیر غور تجاویز پر ان کو اعتماد میں لینا چاہئے اور جس طرح حکومت اپنے تعمیر و ترقی کے دوسرے منصوبوں کو ملک گیر سطح پر زیر بحث لاکر ان کے اچھے برے پہلوؤں کا تعین کرتی ہے اسی طرح اسے دینی مدارس کے نظام میں کسی قسم کی تبدیلی یا اسے شعبے کی توسیع و ترقی کے لئے اٹھائے جانے والے کسی اقدام سے پہلے عام بحث اور وسیع صلاح مشورہ کا اہتمام کرنا چاہئے اس طرح یکطرفہ طور پر کسی آرڈی نینس کا اجراء یا کسی قانون کا اطلاق نہ صرف یہ کہ مناسب معلوم نہیں ہوتا بلکہ اس کے خوش دلی سے قبول کئے جانے کے امکانات بھی بہت کم دکھائی دیتے ہیں' حکومت کو چاہئے کہ وہ نمائندہ علماً کرام کے ساتھ گفت و شنید کرکے پہلے اس بارے میں ان کے دلوں میں پائے جانے والے خدشات اور تحفظات کو دور کرے اور پھر انہیں پوری طرح اعتماد میں لے کر کوئی اقدام کرے' اس طرح کے بنیادی تقاضوں کو پورا کئے بغیر کوئی قدم اٹھانے سے اندیشہ ہے کہ صورت حالات میں بہتری آنے کی بجائے مزید پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ اس وقت ملک کو سیاسی و سماجی اور اقتصادی سطح پر جن گوناں گوں مسائل کا سامنا ہے اس کے پیش نظر دینی مدارس کے متعلق جلد بازی میں اٹھایا گیا کوئی بھی اقدام مطلوبہ مقاصد کے حصول میں مددگار ثابت نہیں ہوگا۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ)

☆☆..........☆☆

بقیہ: رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام

۲...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام ملک شام سے آسمان پر اٹھائے گئے تھے اور ملک شام ہی میں نزول ہوگا تاکہ اس ملک کو فتح فرمائیں، جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے چند سال بعد فتح مکہ کے لئے تشریف لائے، اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام نے شام سے آسمان کی طرف ہجرت فرمائی اور قیامت سے کچھ روز پہلے شام کو فتح کرنے کے لئے آسمان سے نازل ہوں گے اور یہود کا استیصال فرمائیں گے۔

۳...... نازل ہونے کے بعد صلیب کا توڑنا بھی اسی طرف مشیر ہوگا کہ یہود اور نصاریٰ کا یہ اعتقاد کہ مسیح بن مریم صلیب پر چڑھائے گئے بالکل غلط ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں تھے، اس لئے نازل ہونے کے بعد صلیب کا نام ونشان بھی نہ چھوڑیں گے۔

۴...... اور بعض علماً نے یہ حکمت بیان فرمائی ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے تمام انبیاً سے یہ عہد لیا تھا کہ اگر تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پاؤ تو ان پر ضرور ایمان لانا اور ان کی ضرور مدد کرنا۔ کما قال تعالیٰ لتؤمنن به ولتنصرنه، اور انبیاً بنی اسرائیل کا سلسلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ختم ہوتا تھا۔ اس لئے حق تعالیٰ شانہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا تاکہ جس وقت دجال ظاہر ہو اس وقت آپ آسمان سے نازل ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی مدد فرمائیں۔

کیونکہ جس وقت دجال ظاہر ہوگا وہ وقت امت محمدیہ پر سخت مصیبت کا وقت ہوگا اور امت شدید امداد کی محتاج ہوگی۔ اس لئے عیسیٰ علیہ السلام اس وقت نازل ہوں گے تاکہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت و اعانت کا جو وعدہ تمام انبیاً کر چکے ہیں وہ وعدہ اپنی طرف سے اصالتاً اور باقی انبیاً کی طرف سے وکالتاً ایفا فرمائیں۔ فافهم ذلك فانه لطيف۔

داخلہ جاری ہے

جو جاں مانگو تو جاں دیں گے جو مال مانگو تو مال دیں گے
مگر یہ ہم سے نہ ہو سکے گا نبی کا جاہ و جلال دے دیں

ختم نبوت کالج آف کمپیوٹر سائنسز
لکڑ منڈی سرگودھا

فیس اس قدر کم کہ نہ ہونے کے برابر پاکیزہ ماحول عریانی فحاشی بے حیائی اور دیگر کفریہ عقائد سے محفوظ
CCA, COM, DOM, DCA, DCG کورسز شروع ہیں

دیگر حسب خواہش: 710474 ☎

برائے رابطہ: حافظ محمد اکرم طوفانی (پرنسپل آف کالج)

مرزا قادیانی کی علمی و مذہبی زندگی کے تین دور

تحریر: حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب، منصور پوری

عبرتناک موت:

ہیضہ کی موت کو قادیانی لوگ نہایت عبرتناک موت کہتے ہیں اور خود مرزا غلام احمد قادیانی اپنے مخالفین کو اسی قسم کی موت کی دھمکی دیا کرتا تھا۔

چنانچہ مرزا نے ۵/اپریل ۱۹۰۷ء کے اشتہار میں حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

”اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے، جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری ہی زندگی میں وارد نہ ہوئی تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔“

(مجموعہ اشتہارات ص ۵۷۸ ج ۳)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم نے مرزا کی زندگی میں بخیر و عافیت رہ کر مرزا کی وفات کے پورے چالیس سال بعد ۱۵/مارچ ۱۹۴۸ء عمر ۸۰ سال وفات پائی، مگر مرزا غلام احمد قادیانی اپنے اشتہار کے ایک سال بعد ۲۵/مئی ۱۹۰۸ء کو بمقام لاہور بعد عشاء قے و دست میں مبتلا ہو گیا اور خود مرزا نے اپنے خسر مرزا ناصر سے مخاطب ہو کر کہا:

”میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔“

دوسرے دن (۲۶/مئی) دس بجے مرزا کا انتقال ہو گیا۔ (حیات ناصر ص ۱۴ از یعقوب علی قادیانی)

جنازہ قادیان لایا گیا، حکیم نورالدین نے نماز جنازہ پڑھائی اور اسی روز وہ مرزا کا پہلا جانشین منتخب ہوا۔ (بنیادی نصاب)

مرزا قادیانی کی علمی و مذہبی زندگی کے تین دور:

رد قادیانیت پر کام کرنے والوں کو خصوصاً قادیانی لٹریچر کے مطالعہ کے وقت مرزا کی علمی و مذہبی زندگی کے مختلف ادوار پیش نظر رکھنے چاہئیں کیونکہ مرزا نے از راہ دجل و تلبیس ختم نبوت و حیات و وفات مسیح سے متعلق متضاد باتیں تحریر کر رکھی ہیں، تاکہ بوقت ضرورت سادہ لوح مسلمانوں کے سامنے اس تضاد سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ مرزا کی ذریت بھی اسی راہ پر چل رہی ہے۔

چنانچہ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب تحریر فرماتے ہیں:

”ایسے اقوال (جن میں ختم نبوت کا اعتراف اس تفسیر کے ساتھ ہے جو تمام امت مرحومہ کا عقیدہ ہے) پیش کر کے ناواقف مسلمانوں کو اپنے اندر جذب کرنا یا بوقت ضرورت اپنی جماعت کا ملت اسلامیہ کے ساتھ اشتراک مقصود ہوتا ہے۔“

(ختم نبوت کامل ص ۱۰)

اور قادیانی لٹریچر کے عظیم محقق پروفیسر محمد الیاس برنی مرحوم کا تجزیہ یہ ہے:

”اگر کوئی بطور خود کتابوں کا مطالعہ کرے تو قادیانی لٹریچر میں ایک بڑا کمال ہے، اس درجہ تکرار، تضاد، ابہام و التباس ہے کہ اکثر مباحث بھول بھلیاں نظر آتے ہیں، عقل حیران اور طبیعت پریشان ہو جاتی ہے جب تک صبر و استقلال کے ساتھ غور و خوض نہ کیا جائے اصل بات ہاتھ نہیں آتی۔“

(قادیانی مذہب طبع پنجم ص ۴۵)

بہرحال مرزا اور اس کی ذریت کے دجل و تلبیس کا پردہ چاک کرنے کے لئے مرزا کی تحریرات کے زمانوں کو جاننا ضروری ہے، اس کے بارے میں پروفیسر الیاس برنی مرحوم لکھتے ہیں:

”مرزا غلام احمد قادیانی کی علمی و مذہبی زندگی کے تین نمایاں دور نظر آتے ہیں پہلا دور، وہ امت محمدی کے مبلغ کی حیثیت سے ۱۸۸۰ء میں شروع کرتے ہیں، جبکہ براہین احمدیہ کے سلسلہ میں وہ اپنی دینی خدمت گزاری کا اعلان کرتے ہیں، لیکن خیالات میں ترقی کرتے کرتے دس سال کے بعد ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا باضابطہ اعلان کر دیتے ہیں اور یہاں سے دوسرا دور شروع ہوتا ہے، اسی طرح مزید ترقی کرتے کرتے دس سال بعد ۱۹۰۱ء میں وہ باقاعدہ نبی کے مرتبہ کو پہنچ جاتے ہیں، اور یہاں سے تیسرا دور شروع ہوتا ہے، جو آخر

سال میں ترقی کرتے کرتے نبوت کے انتہائی مقام تک پہنچ جاتا ہے۔''

اس کی تصریح مرزا کے صاحبزادے میاں محمود صاحب خلیفہ قادیان یوں فرماتے ہیں:

''پس یہ ثابت ہے کہ ۱۹۰۱ء کے پہلے کے وہ حوالے جن میں آپ نے نبی ہونے سے انکار کیا ہے اب منسوخ ہیں اور ان سے حجت پکڑنی غلط ہے۔'' (حقیقۃ النبوۃ ص ۱۲۱)

تاہم مرزا کی تحریرات میں دور کی پوری پابندی نہیں رہتی بلکہ ایک دور میں دوسرے دور کی باتیں بھی قلم سے نکل جاتی ہیں حتیٰ کہ کہیں کہیں دور سوم میں دور اول کی باتیں نظر آتی ہیں۔ (قادیانی مذہب ص ۹۸۰،۹۸۲ طبع پنجم)

مرزا غلام احمد قادیانی کی بعض اہم تصانیف کا تعارف:

براہین احمدیہ: اوپر یہ معلوم ہو چکا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی علمی و مذہبی زندگی کے پہلے دور میں جو (۱۸۸۰ء سے شروع ہوتا ہے) ایک ہمدرد اسلام اور مبلغ اسلام، دیندار شخص کی صورت میں نمودار ہوتا ہے، یہ وہ زمانہ ہے کہ جب آریہ ساج، برہمو کاج سناتن دھرم عیسائیت اور نیچریت وغیرہ کی جانب سے اسلام اور اس کی تعلیمات پر مختلف النوع حملے ہو رہے تھے اور اہل حق اپنی اپنی جگہ پر اسلام کا دفاع کر رہے تھے۔ اسی دوران مرزا غلام احمد قادیانی نے اعلان کیا کہ:

''وہ براہین احمدیہ نامی کتاب پچاس حصوں میں شائع کرے گا اور وہ اپنی اس کتاب میں صداقت اسلام کی تین سو دلیلیں پیش کرے گا اور اس کی طباعت کے سلسلہ میں لوگوں سے مالی تعاون کی اپیلیں کیں۔''

(براہین احمدیہ خزائن ص ۱۲۹ ج ۱)

چنانچہ اس کی پہلی و دوسری جلد ۱۸۸۰ء میں اور تیسری ۱۸۸۲ء میں اور چوتھی جلد ۱۸۸۴ء میں شائع ہوئی پھر پانچویں جلد تیئس سال بعد مرزا کی وفات کے چار ماہ بعد اکتوبر ۱۹۰۸ء میں شائع ہوئی، کتاب کا پورا نام: ''البراہین الاحمدیہ علی اثبات حقیقت کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ'' ہے۔

(اشتہار مرزا ۱۵ اپریل ۱۹۰۸ء مندرجہ تبلیغ رسالت ص ۸)

یہ کتاب بظاہر تو ایک طرح کے مذہبی مباحثہ کے لئے تصنیف کی گئی، لیکن مرزا نے اس کے اندر جگہ جگہ اپنے مزعومہ الہامات، مکالمات خداوندی، پیشگوئیاں اور طرح طرح کے دعاوی بھی درج کرائے ہیں۔ اس وجہ سے اس وقت کے بعض صاحب فراست علماً نے سمجھ لیا تھا کہ یہ شخص مدعی نبوت ہے یا آگے چل کر نبوت کا دعویٰ کرے گا۔

چنانچہ مولانا محمد صاحب لدھیانوی، جناب مولانا عبدالعزیز صاحب لدھیانوی اور امرتسر کے اہل حدیث علماً اور بعض غزنوی حضرات نے اس کے الہامات کی سخت مخالفت کی لیکن اس وقت ہندوستان کے بہت سے علمی و دینی حلقوں میں اس کتاب کو سراہا گیا۔

شروع شروع میں علمی و دینی حلقوں کی طرف سے براہین احمدیہ کی پسندیدگی کی وجہ:

اس کی وجہ یہ تھی کہ اس میں اسلام پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات کے ساتھ مذاہب باطلہ پر حملے بھی کئے گئے تھے۔ اس دھوکہ میں آکر لوگوں نے اس کی تائید کردی، چنانچہ مولانا محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ کے چھ نمبروں میں اس کتاب پر شاندار تقریظ لکھی جس کے اقتباسات کا قادیانی لٹریچر میں خوب حوالہ دیا جاتا ہے، لیکن کچھ دنوں کے بعد ان کو بھی مرزا کے الہامات اور دعاوی سے نفرت ہو گئی اور وہ مرزا کے سخت مخالف ہو گئے۔

اسی طرح اور بھی بہت سے مؤیدین مرزا نے اپنے خیال سے توبہ کرلی۔

براہین احمدیہ کی تصنیف کی اصل غرض:

گول مول الہامات اور دعاوی سے مرزا کا مقصد لوگوں کو اپنے پھندے میں پھنسانا تھا، چنانچہ مرزا لکھتا ہے:

''اور یہ الہامات اگر میری طرف سے اس موقع پر ظاہر ہوتے جب کہ علماً مخالف ہو گئے تھے تو وہ لوگ ہزار ہا اعتراض کرتے لیکن وہ ایسے موقع پر شائع کئے گئے جب کہ یہ علماً میرے موافق تھے، یہی سبب ہے کہ باوجود اس قدر جوشوں کے ان الہامات پر انہوں نے اعتراض نہیں کیا، کیونکہ وہ ان کو ایک دفعہ قبول کر چکے تھے اور سوچنے کی بات ہے کہ میرے دعویٰ مسیح موعود ہونے کی بنیاد انہی الہامات سے پڑی ہے اور انہی میں میرا نام خدا نے عیسیٰ رکھا اور جو مسیح موعود کے حق میں آیتیں تھیں وہ میرے حق میں بیان کردیں۔ اگر علماً کو خبر ہوتی کہ ان الہامات سے تو اس شخص کا مسیح ہونا ثابت ہوتا ہے تو وہ کبھی ان کو قبول نہ کرتے۔ یہ خدا کی قدرت ہے کہ انہوں نے قبول کرلیا اور اس پیچ میں پھنس گئے۔'' (اربعین جلد ۲ ص ۲۱)

الغرض براہین احمدیہ کی تصنیف سے مرزا کا اصل مقصد یہ نہیں تھا کہ اسلام کی صداقت ثابت کی جائے بلکہ مسلمانوں کو اپنا معتقد بنا کر اپنے حلقہ ارادت میں داخل کرنا تھا۔

یہی وجہ ہے کہ پہلے چار حصوں میں مبہم قسم کے الہامات و پیشگوئیاں شائع کردینے کے بعد پانچویں حصے کی طباعت ملتوی کردی، پھر جب ۱۹۰۵ء سے اس کی تصنیف شروع کی تو اس کے دیباچہ میں التوا کی وجہ

یوں تحریر کرتا ہے:

"براہین احمدیہ کے ہر چہار حصے جو شائع ہو چکے تھے وہ ایسے امور پر مشتمل تھے کہ جب تک وہ امور ظہور میں نہ آجائے جب تک براہین احمدیہ کے ہر چہار حصے کے دلائل مخفی و مستور رہتے اور ضروری تھا کہ براہین احمدیہ کا لکھنا اس وقت تک ملتوی رہے جب تک کہ امتداد زمانہ سے وہ سربستہ امور کھل جائیں اور جو دلائل ان حصوں میں درج ہیں وہ ظاہر ہو جائیں۔ کیونکہ براہین احمدیہ کے ہر چہار حصوں میں جو خدا کا کلام یعنی اس کا الہام جابجا مذکور ہے جو اس عاجز پر ہوا، وہ اس بات کا محتاج تھا کہ اس کی تشریح کی جائے اور نیز اس بات کا محتاج تھا کہ جو پیشگوئیاں اس میں درج ہیں ان کی سچائی لوگوں پر ظاہر ہو جائے۔ پس اس لئے خدائے علیم و حکیم نے اس وقت تک براہین احمدیہ کا چھپنا ملتوی رکھا کہ جب تک وہ تمام پیشگوئیاں ظہور میں آ گئیں۔" (دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۳ روحانی خزائن جلد ۲۱)

براہین احمدیہ کی پچاس جلدوں کا وعدہ اور اس کا انجام:

جن لوگوں نے براہین احمدیہ کی پچاسوں جلدوں کی قیمت پیشگی ادا کر دی تھی، انہیں جلد چہارم شائع ہو جانے کے بعد بقیہ جلدوں کا شدید انتظار رہا، لیکن مرزا قادیانی نے ان کے انتظار بلکہ اعتراضات کی بھی کوئی پرواہ نہ کر کے دوسری تصنیفات کی اشاعت جاری رکھی جو اسی کے قریب پہنچ گئیں پھر جب براہین احمدیہ کا حصہ پنجم لکھا تو ساتھ ہی یہ بھی اعلان کر دیا کہ پچاس کا وعدہ پانچ سے پورا ہو گیا...... مرزا لکھتا ہے:

"پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا، اور پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے، اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔" (دیباچہ براہین احمدیہ پنجم ص۷ روحانی خزائن جلد ۲۱)

براہین احمدیہ میں صداقت اسلام کے تین سو دلائل پیش کرنے کا وعدہ اور اس کا انجام:

جس طرح پچاس حصوں کا وعدہ پانچ حصوں سے پورا کر کے مرزا قادیانی نے اپنی بلند اخلاقی کا ثبوت دیا ہے اور مضحکہ خیز بلکہ بچگانہ تاویل کے ذریعہ (پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے) اسی طرح صداقت اسلام کے تین سو دلائل پیش کرنے کا وعدہ بھی بھلا دیا گیا لکھتا ہے

"میں نے پہلے ارادہ کیا تھا کہ اثبات حقیقت اسلام کے لئے تین سو دلائل براہین احمدیہ میں لکھوں گا لیکن جب میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ دو قسم کے دلائل ہزارہا نشانیوں کے قائم مقام ہیں۔ پس خدا نے میرے دل کو اس ارادے سے پھیر دیا اور مذکورہ بالا دلائل لکھنے سے پہلے مجھے شرح صدر عنایت کیا...... سو میں انشاء اللہ تعالیٰ یہی دونوں قسم کے دلائل اس کتاب میں لکھ کر اس کتاب کو پورا کر دوں گا۔" (دیباچہ براہین پنجم ص۱ روحانی خزائن جلد ۲۱)

سرمہ چشم آریہ:

۱۸۸۶ء میں مرزا قادیانی کا تحریری مناظرہ ہوشیار پور میں مشہور آریہ مناظر لالہ مرلی دھر سے ہوا، جس نے اسلام کی تعلیمات پر اعتراضات کئے تھے، مرزا نے وہ مناظرہ بمعہ اپنے جواب الجواب اور جواب الجواب کے اسی سال "سرمہ چشم آریہ" کے نام سے شائع کیا۔

براہین احمدیہ کے بعد علمی رنگ میں مرزا کی یہ کتاب قادیانی لٹریچر میں اہم مقام رکھتی ہے، جو اس کی بقیہ کتب پر فائق ہے۔

فتح اسلام:

۱۸۹۰ء میں مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا کہ مجھے بایں الفاظ الہام ہوا ہے: مسیح بن مریم فوت ہو گیا "وجعلناک مسیح ابن مریم" یعنی اصلی مسیح بن مریم تو اپنی بعثت کے زمانہ میں فوت ہو گیا اور آنے والا مسیح بن مریم ہم نے تجھ کو بنایا۔

اپنے اس الہام کے مطابق دعویٰ کو اپنے خیال میں دلائل سے ثابت کرنے کے لئے مرزا نے "فتح اسلام" اسی سال لکھی۔

توضیح مرام:

اور چونکہ یہ خطرہ تھا کہ فتح اسلام کی اشاعت ہوتے ہی علماء اسلام کی طرف سے زبردست مخالفت ہوگی، اس لئے اپنے دعویٰ مسیحیت کی توضیح کے لئے اسی سال توضیح مرام لکھی۔ ان دونوں کتابوں کی اشاعت ۱۸۹۱ء میں ہوئی۔

ازالہ اوہام:

۱۸۹۱ء میں قیام لدھیانہ کے دوران مرزا قادیانی نے ازالہ اوہام لکھ کر وفات مسیح کو بزعم خود قرآن کریم کی تیس آیات سے ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی، اور اپنے دعویٰ مسیحیت پر تفصیلی کلام کیا ہے، یہ کتاب اسی سال دو جلدوں میں شائع ہوئی۔

آئینہ کمالات اسلام:

یہ کتاب بھی مرزا کی کتابوں میں ممتاز سمجھی جاتی ہے، اس کا دوسرا نام "دافع الوساوس" ہے۔ اور دو حصوں پر مشتمل ہے اردو، عربی اردو حصہ ۱۸۹۲ء میں اور

عربی حصہ ۱۸۹۳ء میں تصنیف کیا، اس کی اشاعت ۱۸۹۳ء میں ہوئی۔

اس کتاب میں مرزا نے اگرچہ اپنے خیال کے موافق اسلامی تعلیمات کی برتری ثابت کر کے آریہ سماج و برہمو سماج وغیرہ کے اعتراضات کے جوابات دیئے ہیں، مگر اپنے مخالف علماء اسلام کے خلاف بھی بہت کچھ برا لکھا ہے۔

حجۃ الاسلام:

یہ کتاب ۱۸۹۳ء میں تردید عیسائیت کے موضوع پر شائع ہوئی، جس میں مرزا قادیانی نے ڈاکٹر ایچ مارٹن کلارک و بعض دیگر عیسائیوں کو اسلام کی دعوت دی ہے۔

جنگ مقدس:

مرزا قادیانی اور ڈپٹی عبداللہ آتھم کے درمیان ابطال عیسائیت کے موضوع پر ایک مباحثہ ۲۲/مئی ۱۸۹۳ء تا ۵/جون ۱۸۹۳ء جاری رہا۔ مرزا نے اس مباحثہ کی تفصیلات ”جنگ مقدس“ میں درج کی ہیں۔

شہادت القرآن:

۱۸۹۳ء کی تصنیف ہے جو ایک شخص عطا محمد نامی نیچری یا چکڑالوی خیالات کے حامل شخص کے خط کے جواب میں لکھی تھی، یہ شخص وفات مسیح کا قائل تھا مگر احادیث میں نزول مسیح کے بیان کو وہ پایہ اعتبار سے ساقط سمجھتا تھا۔ اس لئے اس نے مرزا سے سوال کیا تھا کہ اس بات پر کیا دلیل ہے کہ آپ مسیح موعود ہیں، یا کسی مسیح کا انتظار اہم پر فرض ہے۔

نجم الہدیٰ:

یہ کتاب ۱۸۹۸ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں اولاً حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خوب تعریف کی ہے۔ اس کے بعد دعویٰ کیا ہے کہ آج کل اسلام پر حملے ہو رہے ہیں دشمنوں کے حملوں سے بچانے کے لئے خدا تعالیٰ نے بحیثیت مجدد و امام وقت مجھے مبعوث کیا ہے۔

خطبہ الہامیہ:

۱۹۰۰ء مطابق ۱۳۱۷ھ کی عید الاضحیٰ میں نماز عید کے بعد حسب معمول مرزا نے اردو خطبہ پڑھا، خطبہ ختم ہونے کو تھا کہ مولوی عبدالکریم سیالکوٹی نے مرزا قادیانی سے کچھ اردو وعظ و نصائح کی فرمائش کی۔ چنانچہ مرزا نے وہ سلسلہ اردو میں جاری رکھا، اسی اثناء میں عربی خطبہ شروع کر دیا، جس میں صرف قربانی کے فلسفہ کا بیان تھا۔ مگر جب ۱۹۰۲ء میں اس کو شائع کیا تو اس کے ساتھ اور بھی بہت کچھ عربی عبارتوں کا اضافہ کر دیا، جن میں اپنے دعویٰ پر روشنی ڈالی ہے۔ اور جسے باب ثانی و ثالث کا عنوان دیا ہے۔

اصل خطبہ ۳۸ صفحات کا ہے اور کل کتاب ۲۰۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

قادیانی عقیدہ کے مطابق مرزا کی تائید میں بطور شان الٰہی کے یہ عربی خطبہ مرزا کی زبان سے فی البدیہہ جاری ہوا، جو فصاحت و بلاغت کی وجہ سے معجزانہ رنگ لئے ہوئے ہے، اس لئے اس کو خطبہ الہامیہ کہا جاتا ہے، ورنہ واقعتاً وہ کوئی وحی یا الہام نہ تھا۔

تحفہ گولڑویہ:

۱۹۰۰ء میں حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے مرزا کی تکذیب میں ”شمس الہدایہ“ تصنیف کی تھی، جس میں حیات مسیح پر دلائل پیش کئے تھے، مرزا نے اس کے جواب میں ۱۹۰۲ء میں ”تحفہ گولڑویہ“ شائع کی۔

اشتہار ایک غلطی کا ازالہ:

اس سرورق اشتہار میں مرزا نے دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے کہ میرے الہامات میں میرے حق میں بار بار رسول، مرسل اور نبی کے الفاظ یقیناً آئے ہیں مگر وہ اصطلاحی معنی کے اعتبار سے نہیں ہیں بلکہ استعارہ و مجاز کے رنگ میں ہیں۔

دافع البلاء:

۱۹۰۲ء میں پنجاب میں زبردست طاعون پھیلا، اسی سال مرزا نے ایک رسالہ ”دافع البلاء“ و ”معیار اہل الاصطفاء“ نام کا شائع کیا جس میں اس نے طاعون کے ازالہ کی یہ تدبیر بھی بتائی کہ اس نازک وقت میں مامور من اللہ (یعنی مرزا) کی طرف رجوع کریں اور اس کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے، اس کے انکار و استہزاء سے باز آجائیں۔

اس کتاب میں مرزا نے حضرت مولانا احمد حسن صاحب محدث امروہیؒ تلمیذ خاص حضرت نانوتوی قدس سرہ کو اپنے مدمقابل کی حیثیت سے مخاطب کیا ہے، جنہوں نے امروہہ میں قادیانیت کا ناطقہ بند کر دیا تھا۔

اربعین:

۱۹۰۰ء میں مرزا قادیانی نے اپنے مخالفین پر اتمام حجت کے لئے چالیس اشتہار پندرہ پندرہ دن کے وقفہ سے شائع کرنے کا پروگرام بنایا اور ان کا نام ”اربعین“ رکھا، مگر دسمبر ۱۹۰۰ء تک کل چالیس اشتہار شائع کئے جو ایک ضخیم کتاب بن گئے اور انہی پر یہ سلسلہ موقوف ہو گیا۔

کشتی نوح:

اس کتاب کے دو نام اور ہیں ”دعوۃ الایمان اور تقویۃ الایمان“ طاعون کے زمانہ میں مرزا نے یہ کتاب ۵/اکتوبر ۱۹۰۲ء میں شائع کی اور اس میں دعویٰ کیا، جو شخص میری مکمل پیروی کرے گا وہ طاعون سے بچ جائے گا۔ اس کتاب میں اس نے اپنے بارے میں کہا:

”خدا کی سب راہوں میں سے میں آخری راہ ہوں۔“ (کشتی نوح، خزائن ج۱۹ ص۶۱)

مواہب الرحمٰن:

۱۹۰۲ء میں مرزا کی کتاب کشتی نوح کا انگریزی

ترجمہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہوا تو مصر کے اخبار اللواء کے ایڈیٹر نے اس پر تبصرہ بصورت تردید لکھا۔ اس کے جواب میں مرزا قادیانی نے عربی ''مواہب الرحمٰن'' تصنیف کی، اور بزعم خود اپنے دعویٰ مسیحیت پر روشنی ڈالی۔

تحفۃ الندوہ:

مرزا قادیانی نے اربعین ۳، ۴ میں آیت کریمہ:

''ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین۔'' (الحاقۃ)

ترجمہ: ''اور اگر یہ بنالاتا ہم پر کوئی بات تو ہم پکڑ لیتے اس کا داہنا ہاتھ، پھر کاٹ ڈالتے اس کی گردن۔'' (شیخ الہند)

کی تشریح میں اس بات پر زور دیا ہے کہ کوئی مدعی کاذب بعد دعویٰ ۲۳ سال سے زیادہ زندہ نہیں رہتا، اور چونکہ میرے دعویٰ الہام پر یہ مدت گزر چکی ہے، لہٰذا میں سچا ہوں۔

اس بارے میں حافظ محمد یوسف صاحب امرتسریؒ نے ایک اشتہار ندوۃ العلماء کے اجلاس امرتسر منعقدہ ۹/ تا ۱۱/ اکتوبر ۱۹۰۲ء سے پہلے شائع کیا کہ میرے ایک دوست ابواسحٰق محمد دین نامی نے ایک رسالہ لکھا ہے، جس کا نام قطع الوتین ہے، جس میں انہوں نے مدعیان کاذب کے نام جو بعد دعویٰ الہام ۲۳ سال تک زندہ رہے مع مدت دعویٰ تاریخی کتابوں کے حوالوں سے درج کئے ہیں۔ لہٰذا مرزا قادیانی کو چاہئے کہ اجلاس کے موقعہ پر امرتسر آکر علمائے ندوہ سے ملے کہ قطع الوتین کے مضامین صحیح ہیں یا نہیں؟ اگر وہ ان کی صحت کا فیصلہ دے دیں تو مرزا کو وہیں توبہ کرنی پڑے گی، مگر مرزا قادیانی علمائے ندوہ سے فیصلہ کرانے پر آمادہ نہیں ہوا۔ اور ۹/ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو رسالہ ''تحفۃ الندوہ'' شائع کردیا، جس میں اربعین ۳، ۴ کے مضامین کو دہرایا ہے۔

اعجاز احمدی:

موضع مد ضلع امرتسر میں مرزا کے فرستادہ مولوی سید سرور شاہ، مولوی عبدالکریم کشمیری سے حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کا مباحثہ ۲۹/ ۳۰/ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو ہوا۔ جس میں وہ دونوں لاجواب ہوگئے۔ پھر ۸/ نومبر ۱۹۰۲ء کو مرزا نے حضرت مولانا مرحوم کے جواب میں ''اعجاز احمدی'' شائع کی، اس میں اپنی پیشگوئیوں کی صداقت ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

حقیقۃ الوحی:

اس کتاب کی وجہ تصنیف یہ ہوئی کہ ڈاکٹر عبدالحکیم جو مرزا کا بڑا معتقد تھا بعض وجوہ سے مرزا کا شدید مخالف ہوگیا اور اس نے حکیم نورالدین کے نام ایک خط میں لکھ دیا تھا کہ مجھے ۱۲/ جولائی ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی آج کے تاریخ سے تین برس تک مر جائے گا، اس بنا پر مرزا نے ڈاکٹر عبدالحکیم کے الہام کو ناقابل اعتبار ثابت کرنے کے لئے ''حقیقت الوحی'' تصنیف کی۔

یہ کتاب ۳۹۷ صفحے ضخیم ہے جو ۱۹۰۷ء میں شائع ہوئی، اس کتاب میں مرزا نے انسانوں کے خواب و الہام کی تین قسمیں الگ الگ ابواب میں بیان کرنے کے بعد چوتھے باب میں یہ جتلایا ہے کہ اس کے مزعومہ خواب والہام اعلیٰ وارفع قسم ۳ میں شامل ہیں جو فلق الصبح کی طرح بالکل سچے ہوتے ہیں۔

روحانی خزائن:

چند سال پیشتر قادیانیوں نے مرزا کی متفرق تصنیفات وغیرہ کو ''روحانی خزائن'' کے نام سے یکجا شائع کیا ہے۔ اس کی ۲۳ جلدوں میں مرزا کی ۸۰ تصنیفات ہیں اور دس جلدوں میں مرزا کے ملفوظات ہیں اور تین جلدوں میں اشتہارات جمع کئے گئے ہیں۔

دیگر قادیانی زعماء کی بعض اہم تصانیف:

تصانیف مرزا حکیم نورالدین بھیروی:

حکیم نورالدین بھیروی مرزائی جماعت کا سب سے بڑا عالم اور مرزا علیہ اللعنہ کا سب سے بڑا معتمد اور دست راست تھا۔ مرزا کی اکثر کتابوں کے حوالہ جات اور مباحث و دلائل کو حکیم نورالدین ہی جمع کرتا تھا، کئی کتابوں کا مصنف ہے، جن میں ''فصل الخطاب'' نورالدین اور تصدیق براہین احمدیہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اول الذکر کتاب پادری تھامس ہاول کے اعتراضات کے جواب میں ہے اور دوسری کتاب، آریوں کے رد میں ہے، جب کہ تصدیق براہین احمدیہ پنڈت لیکھرام کی کتاب ''تکذیب براہین'' کے جواب میں لکھی اور مرزا کے مزعومہ عقائد اور دعاوی کو اپنے مزعومہ دلائل سے مزین کیا۔

قرآن کا ترجمہ بھی کیا ہے، جس میں اپنے گمراہ کن عقائد کی وکالت کی ہے۔

تصانیف مرزا بشیرالدین محمود احمد:

مرزا بشیرالدین محمود احمد مرزائی جماعت کے کثیر التصانیف لوگوں میں سے ہے، اس کی کتابوں میں تفسیر صغیر، تفسیر کبیر، حقیقۃ النبوۃ، آئینہ صداقت وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

تفسیر کبیر:

دس جلدوں میں ہے جو زیادہ تر اس کے درسی افادات کا مجموعہ ہے جبکہ چند پاروں کی تفسیر خود تحریر کی ہے۔ یہ تفسیر دس جلدوں میں ہونے کے باوجود مکمل قرآن کی تفسیر نہیں ہے کیونکہ اس میں سورۂ آل عمران سے سورۂ توبہ تک اور سورۂ روم سے سورۂ والنازعات تک کی تفسیر نہیں ہے۔ اس تفسیر میں مرزا کے ملفوظات و اقوال کو تفسیر کے لئے ماخذ بنایا ہے، جس سے اندازہ لگایا

جا سکتا ہے کہ کس پایہ کی تفسیر ہوگی، جیسا کہ خود لکھتا ہے۔

''اس زمانہ کے لئے علوم قرآنیہ کا ماخذ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود اور مہدی معہود کی ذات علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے جس نے قرآن کے بلند و بالا درخت کے گرد سے جھوٹی روایات کی اکاس بیل کو کاٹ کر پھینکا اور خدا سے مدد پا کر اس جنتی درخت کو سینچا اور پھر سرسبز و شاداب ہونے کا موقعہ دیا۔ الحمدللہ! ہم نے اس کی رونق کو دوبارہ دیکھا۔'' (جلد سوم تفسیر کبیر و یباچہ)

تفسیر صغیر:

یہ قرآن کا بامحاورہ ترجمہ ہے، مختصر تشریحی نوٹ بھی ہیں۔ دو جلدوں میں ہے اپنے گمراہ کن مرتدانہ عقائد کی بھرپور وکالت کی ہے۔

حقیقۃ النبوۃ:

اس کتاب میں مرزا کے دعویٰ نبوت و رسالت کی وضاحت کی ہے، اور لاہوری جماعت کے عقیدۂ انکار نبوت کی تردید کی ہے۔

سرورق پر لکھا ہے:

''جس میں اصولی طور پر حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت و رسالت براہین قاطعہ کے ساتھ پیش کی گئی ہے۔''

(سرورق کتاب مذکور)

آئینہ صداقت:

اس کتاب میں لاہوری جماعت کے سربراہ محمد علی لاہوری کے جماعت سے علیحدگی کے اسباب پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ اس کی کتاب ''سپلٹ'' کا جواب ہے، اس کتاب میں قادیانی جماعت کے عقائد باطلہ کی تخریج ہے۔

اول: یہ کہ مرزا فی الواقع نبی ہے۔

دوم: یہ کہ آیت اسمہ احمد کی پیشگوئی کا مصداق ہے۔

تیسرے: یہ کہ جو لوگ مرزا کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں: ان کے علاوہ مرزا بشیر الدین محمود کی تصنیفات میں ''حقیقۃ الامر، القول الفصل، دعوۃ الامیر اور منصب خلافت'' وغیرہ کتابیں بھی قابل ذکر ہیں۔

تصانیف مرزا بشیر احمد ایم اے:

مرزا بشیر احمد ایم اے کی دو کتابیں قادیانی لٹریچر میں مقبول ہیں۔

سیرۃ المہدی:

یہ کتاب تین ضخیم جلدوں میں ہے، اس میں مرزا کے حالات زندگی کو بسط و تفصیل سے لکھا گیا ہے، مرزا سے متعلق خود اس کی تحریریں اور اس کی جماعت کے لوگوں کی زبانی روایات کو جمع کیا گیا ہے۔ اس کتاب سے مرزا کا کچا چٹھا آسانی سمجھا جا سکتا ہے۔

کلمۃ الفصل:

یہ کتاب رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان کا ایک جزو ہے، اس میں پوری وضاحت سے لکھا ہے کہ مرزا پر ایمان لائے بغیر نجات ممکن نہیں۔

تصانیف حکیم سید محمد احسن امروہوی:

حکیم محمد احسن امروہوی کا قادیانی جماعت میں بہت اونچا علمی مقام ہے، انہوں نے مرزا کے دعاوی کی تائید میں کئی کتابیں تحریر کی ہیں، جن میں اعلام الناس، شمس بازغہ، اور القول المجد خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اعلام الناس چار حصے:

یہ مرزائی جماعت کی اولین کتابوں میں سے ہے، مرزا کی کتاب ازالہ اوہام سے پہلے شائع کی ہے، مرزا کے دعویٰ مجددیت و مسیحیت کو اپنے مزعومہ دلائل سے آراستہ کیا ہے۔

شمس بازغہ:

یہ کتاب بھی مرزا کے دعویٰ مسیحیت کے اثبات میں لکھی گئی ہے۔

القول المجد فی تفسیر اسمہ احمد:

قرآنی پیشگوئی ''مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد'' کی من مانی تفسیر کر کے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس کا مصداق مرزا غلام احمد کی ذات ہے۔

قادیانیوں کا قرآن

تذکرہ یعنی وحی مقدس:

قادیانی لٹریچر کی اہم کتاب جو ان کے یہاں قرآن کے مثل ایک کتاب ہے۔ مرزا بشیر احمد ایم اے، کی نگرانی میں محمد اسمٰعیل پروفیسر جامعہ احمدیہ، شیخ عبدالقادر مبلغ سلسلہ احمدیہ اور عبدالرشید زیروی نے، مرزا کے تمام الہامات کشوف، رویا، کو تاریخ وار ترتیب سے جمع کر دیا۔ گویا پورے قادیانی لٹریچر کا خلاصہ ہے۔ تنہا ایک کتاب ان کے تمام عقائد، دعاوی، تحریفات وغیرہ کو سمجھنے کے لئے کافی ہے۔

راہ عمل — فردوس فاروق نیویارک

پٹنہ میں علامہ اقبال کے ایک دوست بیرسٹر سی آر داس کے پاس ایک نواب صاحب کا مقدمہ آیا۔ متعلقہ دستاویزات سب فارسی میں تھیں۔ سی آر داس نے انگریزی میں ترجمے کا کام علامہ کے سپرد کر دیا۔ فیس طے ہوئی ایک ہزار روپے روزانہ۔ علامہ اقبال نے راتوں رات ترجمہ مکمل کر کے صبح سی آر داس کو دستاویزات تھما دیں۔ ہندو بیرسٹر بہت حیران ہوا کہ علامہ چند روز میں ہزاروں کما سکتے تھے؟ علامہ نے فرمایا: ''میرے نبی نے کام کو طول دے کر ناجائز مال لینا ممنوع قرار دیا ہے۔''

توضیح و تشریح العظیم جل جلالہ

مولانا محمد اشرف کھوکھر

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ... اما بعد!

[العظیم جل جلالہ]: اللہ رب العزت کے اسماء الحسنیٰ میں سے ایک ہے۔ لغت میں عظمت' بزرگی' بڑائی' شان و شوکت اور قدر و منزلت کو کہتے ہیں۔ اہل دنیا کی زبان میں عظمت کا اطلاق لمبائی' چوڑائی' گہرائی اور اونچائی پر ہوتا ہے' جب ان میں سے کسی ایک کی دوسری شے پر بڑائی بیان کرنی ہو تو عظمت کا استعمال کیا جاتا ہے۔

عظمت کی مختلف اقسام ہیں: (۱) حقیقی عظمت' (۲) غیر حقیقی عظمت۔

حسی مثال:

جب کوئی ایک انسان دامن کوہ میں کھڑے ہوکر سرسبز و شاداب پہاڑ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتا ہے تو کہتا ہے کہ بہت بڑا پہاڑ ہے' پہاڑ کی بڑائی کا اعتراف کرتا ہے پھر جب ذرا اوپر نظر اٹھا کر دیکھتا ہے نیلگوں آسمان بے چھید چھت بغیر ستونوں کے نظر آتی ہے تو انسان کے دل و دماغ سے پہاڑ کی عظمت ہیچ ہوجاتی ہے اور اسی طرح جب انسان آسمان کی وسعت کو بنظر غور دیکھ کر صحت مند دل و دماغ کے ساتھ غور و فکر کرتا ہے تو وہ اس کے حقیقی صانع کی عظمت و بڑائی کا اعتراف کے بغیر ایک لمحہ بھی نہیں رہ سکتا اور ایک ایمان والا انسان تو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے پکار اٹھتا ہے:

"وھو العلی العظیم" (البقرہ)

ترجمہ: "اور وہ (اللہ) عالیشان ہے' عظیم الشان ہے۔"

حقیقی عظمت:

صرف اور صرف اللہ رب العزت کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ کرۂ ارض کی رعنائی و خوبصورتی' ایک ذرہ سے لے کر پربت تک' ایک قطرہ سے لے کر سمندر تک' ایک پھول سے پھل' بیج اور بیج سے ایک ننھی سی کونپل تک اور ایک جسیمہ سے لے کر بڑے سے بڑے جانداروں تک' یہ آگ اور مٹی ہوا اور پانی یہ زمین کے ثریٰ سے ثریا تک اور سیارگان و آسمانوں میں موجود مرئی و غیر مرئی مخلوقات تک بھی کا جو خالق و مالک حقیقی' جو رحیم و کریم رب تمام زمینی' بری' بحری' فضائی مخلوقات کی جملہ ضروریات کو پورا کرنے والا رب ہے' تمام فانی عظمتیں اس کے سامنے پست ہیں اور وہ العظیم جل جلالہ ہے۔ وہی رب العرش العظیم ہے۔ وہی فضل عظیم عظمت و کبریائی اور جبروت و ملکوت کا حقیقی مالک ہے۔

العظیم جل جلالہ نے محض اپنے فضل و کرم سے بنی آدم کو شرف' عظمت سے نوازا ہے العظیم جل جلالہ کی احسن تقویم کا مصداق انسان ہے۔ انسان کی عظمت رب عظیم کی رحمت کی مرہون منت ہے جبکہ العظیم جل جلالہ کی عظمت کسی وصف وصفت کی مرہون منت نہیں ہے' وہ نہ صرف خالق کائنات ہونے کی وجہ سے عظیم ہے بلکہ اگر وہ بالفرض کائنات کو تخلیق نہ کرتا تب بھی عظیم ہی ہوتا۔ عظمت و بزرگی اللہ رب العزت کا ذاتی وصف ہے۔ معلوم ہوا حقیقی عظمت صرف اور صرف اللہ رب العزت کے لئے ہی ہے۔ "العظمة للہ"

غیر حقیقی عظمت:

حقیقی عظمت' بزرگی و بڑائی' شان و شوکت اور قدر و منزلت صرف اور صرف العظیم جل جلالہ کے لئے ہے' مگر جس طرح رب عظیم نے اپنے دیگر اوصاف کے پرتو سے اپنی مخلوق کو نوازا ہے اسی طرح مختلف قسم کی عظمتیں دی ہیں جن کو غیر حقیقی اور فانی عظمت کہا جاسکتا ہے۔

ا:...... دنیا کا کوئی انسان اپنی بادشاہت' اقتدار' عہدہ و منصب' مال و دولت' جسمانی قوت و طاقت اور بوجہ کثیر الاولاد یا فن کی بنا پر معزز' معتبر' معتمد اور عظیم جانا

جاتا ہے۔لوگ مذکورہ بالا عارضی اور غیر حقیقی اور زوال پذیر ہونے والے اوصاف کی بنا پر اس کو عظیم الشان انسان سمجھتے یا کہتے ہیں لیکن ان میں سے کوئی ایک یا سارے غیر حقیقی اسباب عظمت‘ العظیم جل جلالہ سلب کرلے تو وہی انسان عظیم نہیں سمجھا جاتا معلوم ہوا کہ حقیقی عظمت‘ شان وشوکت‘ بڑے رتبے اور طاقت والا صرف اور صرف وہی العظیم جل جلالہ ہے۔

العظیم جل جلالہ نے کائنات کا دولہا انسان کو بنایا ہے اور وہی فضل عظیم کا مالک ہے جس نے تمام بنی نوع انسان کی طرف اپنے عظیم الشان پیغمبران حق کو مبعوث فرما کر صراط مستقیم دکھایا اور اپنے بندوں کو فوز عظیم کی طرف لے جانے والا وہی ہے۔العظیم جل جلالہ نے تمام انبیاء و رسل علیہم السلام سے آخر میں تکمیل دین اسلام کے لئے اپنے ذیقدر اور عظیم الشان پیغمبر رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانوں کو انسانی عظمت ورفعت‘ اعلیٰ اخلاق وکردار کی تعلیم دی اور خود عظیم اخلاق وکردار کا عملی نمونہ پیش فرمایا جو تمام بنی نوع انسان کے لئے مشعل راہ ہے۔

العظیم جل جلالہ نے قرآن عظیم کو رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرما کر بھولی بھٹکی انسانیت کو صراط مستقیم دکھایا‘ قرآن عظیم میں ایمانیات‘ عقائد‘ نظریات‘ اجتماعی‘ انفرادی‘ عبادات و معاملات‘ عدل و انصاف جملہ معاشی و معاشرتی قوانین اور ضابطوں کو بیان فرما کر دارین کی فوز وفلاح کی طرف رہنمائی فرمائی۔ مادہ اور معدہ پرستی سے ہٹا کر‘ خدا پرستی‘ مخلوق خدا کے ساتھ حسن سلوک‘ انسانی ہمدردی‘ اخوت‘ مساوات‘ بھائی چارہ غرضیکہ انسان کو عظیم انسان بنانے کے تمام اصول وضوابط کو بیان فرما کر انسانیت پر احسان عظیم فرمایا۔

ماضی میں بہت سے ایسے عظیم انسان اس دنیا میں گزرے ہیں جن سے ہمیں غائبانہ طور پر محبت ہے ان کے کارہائے عظیم کی وجہ سے ہم ان کا نام بہت ہی عزت واحترام سے لیتے ہیں تو ان کے ذاتی کمالات‘ علم و بزرگی‘ نیکی اور پارسائی کی بنا پر تقویٰ اور پرہیز گاری کے سبب ان کا عزت واحترام ہمارے دل میں جاگزیں ہے‘ اس لئے کہ العظیم جل جلالہ کی توفیق سے انہوں نے اپنے گزرتے ہوئے وقت سے فائدہ اٹھایا‘ برائی سے بچے‘ نیکی اور پرہیز گاری کی راہوں پر گامزن ہوئے‘ تقویٰ کی راہ اختیار کی۔ اخلاق حسنہ سے اپنے باطن کو مزین کیا‘ اخلاق رذیلہ سے اجتناب کیا‘ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو بحسن وخوبی پورا کرنے کی حتی المقدور کوشش اور جدوجہد کی اور العظیم جل جلالہ اور اس کے عظیم پیغمبر رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کی تو وہ عظیم انسان بن گئے‘ اگرچہ وہ عظیم انسان ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن ان کے کارہائے عظیم ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

عصر حاضر میں مسلمانوں نے اپنی عظمت رفتہ کو فراموش کردیا ہے‘ ایک وہ وقت تھا کہ پوری دنیا میں اسلام اور اہل اسلام کا طوطی بولتا تھا‘ ہر طاغوتی قوت مسلمانوں کے سامنے سرنگوں تھی‘ شمال سے جنوب تک اور مشرق سے مغرب تک اسلام کا پرچم بلند تھا‘ لیکن جب ہم نے اپنی عظمت رفتہ کو فراموش کردیا تو مشرق و مغرب میں اور بحر و بر میں فساد نے سر اٹھایا‘ یہود و ہنود اور قادیانیوں نے اپنے طاغوتی پنجے مسلمانوں پر گاڑھ دیئے آج مسلمان ہر جگہ مظلوم ومقہور ہیں‘ اس کا اصل سبب العظیم جل جلالہ اور عظیم پیغمبر رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری سے روگردانی اور اپنے اسلاف کی عظمت رفتہ کو فراموش کرنا ہے۔ اگر ہم دین و دنیا کی کامیابیوں اور کامرانیوں کو سمیٹنا چاہتے ہیں‘ اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہمارا نصب العین ہے تو انفرادی وگروہی اختلافات کو پس پشت ڈال کر ایک اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کردار وعمل میں پوری طرح اپنائیں۔

العظیم جل جلالہ کی نازل کردہ آخری آسمانی کتاب قرآن عظیم کو اپنے سینے سے لگائیں قرآن و سنت کے نظام کو انفرادی اور اجتماعی معاملات میں نافذ کریں تو پھر کامیابی وکامرانی‘ فتح ونصرت ہمارے قدم چومے گی‘ ہم انفرادی طور پر پکے اور سچے مسلمان بن جائیں اجتماعی طور پر اسلام کا نظام نافذ کریں تو پھر ہم عظیم انسان بن سکتے ہیں۔

دیکھئے! آج انفرادی اور شخصی اعتبار سے ملکی اور قومی سطح پر انسانی عظمت سے روگردانی ہمارے اطمینان‘ چین وسکون کے دیوالیہ پن کا باعث ہے۔ آج اصحاب اقتدار اپنے وقتی اور عارضی نفع اور طول اقتدار کی خاطر‘ در و دیوار کی ملمع سازی‘ ظاہری چمک دمک پر توجہ مرکوز کئے ہوئے ہیں لیکن حقیقی ترقی‘ پائیدار امن وعافیت کے استحکام کی ضمانت تو باطنی ترقی میں مضمر ہے‘ جب ہم صحیح عقائد و اعمال‘ کردار اور مستحسن اقدامات اٹھانے میں ”اطیع اللہ واطیع الرسول“ پر کاربند ہوں گے تو دارین کی فوز وفلاح ہمارے قدم چومے گی۔العظیم جل جلالہ ہمیں انفرادی اور شخصی اعتبار سے قومی وملکی سطح پر عظیم کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے۔(آمین)

☆☆..........☆☆

عربی سے ترجمہ: محمد ساجد قاسمی

اسلام میرا انتخاب

پروفیسر عبداللہ کو لیام کا قبولِ اسلام

پروفیسر عبداللہ کولیام ایک انگریز نو مسلم ہیں' اسلام لانے کے بعد انہوں نے اپنی زندگی اسلام کی دعوت کے لئے وقف کردی۔ ''انگلینڈ میں اسلام کی پچاس سالہ سرگزشت'' کے عنوان پر اپنے لیکچر میں اپنے قبول اسلام کا واقعہ بیان کیا: اور دوسروں تک اسلام کی دعوت پہنچانے میں اپنے طریقہ کار کی وضاحت کی۔

انہوں نے کہا:

مجھے ڈاکٹروں نے اسپین کے جبل طارق کے علاقہ میں بغرض صحت آرام کرنے کا مشورہ دیا' میں ان کے مشورہ کے مطابق وہاں گیا' وہاں پہنچنے کے بعد مجھے مراکش دیکھنے کا شوق ہوا' میں طنجہ کے لئے کشتی پر سوار ہوا' میں جس کشتی میں تھا اسی میں مغرب کے کچھ حاجی بھی سوار تھے میں نے دیکھا کہ انہوں نے سمندر سے پانی لیا اور بڑے اہتمام کے ساتھ چہرہ اور ہاتھ پیر دھوئے' کشتی چل دی' کشتی کے بندرگاہ سے روانہ ہوتے ہی انہوں نے صف بنائی اور انتہائی اطمینان اور سکون سے نماز شروع کردی' وہ کشتی کے ہچکولے اور ہوا کی تیزی سے بالکل بے پرواہ تھے۔

میں اس منظر سے غیر معمولی حد تک متاثر ہوا' میں نے ان کے چہروں پر شرافت کے آثار دیکھے' اس سے مجھے بیدلچسپی ہوگئی میں ان لوگوں کے مذہب کے بارے میں معلومات کروں' انہیں حاجیوں میں مجھے ایک انگریزی جاننے والا مل گیا' طنجہ کے قیام کے دوران وہ میرے ساتھ رہا خاص طور پر جب اس نے اسلام کے بارے میں میری دلچسپی دیکھی۔

ایک دن شام کے وقت میں اپنے اس مسلمان رفیق کے ساتھ ہوٹل میں بیٹھا ہوا تھا' وہاں ایک موسیٰ نام کا یہودی بھی موجود تھا' جس کو میرے یہ رفیق جانتے تھے' میرے رفیق نے کہا کہ تینوں آسمانی مذاہب جن کے ہم لوگ پیروکار ہیں ان کو اس طرح سمجھا جائے کہ پیغمبر اللہ تعالیٰ کے سفراء ہیں جو لوگوں تک اصلاح کے قواعد وضوابط لاتے ہیں اور انہیں خیر کے راستے کی رہنمائی کرتے ہیں' اسی مقصد کے لئے آدم' نوح اور ابراہیم علیہم السلام آئے' ابراہیم علیہ السلام کے بعد دوسرے انبیأ آئے' تمام لوگ یہود ونصاریٰ اور مسلمانوں میں تقسیم ہونے سے پہلے ایک ہی مذہب پر تھے' جب عیسیٰؑ نیا پیغام لے کر آئے تو کچھ لوگوں نے اس پیغام کی صداقت اور افادیت کا اعتراف کیا اور اس کی پیروی کی' چنانچہ وہ یہود سے علیحدہ ہوگئے' وہ اس علیحدگی میں حق بجانب تھے کیونکہ عیسائیت اپنے ماسبق مذہب کی تائید اور راہ راست کی رہنمائی کرتی تھی' اس کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے انہوں نے اپنے ماقبل انبیأ کی تائید و تصدیق کی اور سیدھا راستہ بتایا' چنانچہ مسلمان علیحدہ ہوگئے' وہ اپنی اس علیحدگی میں عیسائیوں کی طرح حق بجانب تھے' چنانچہ جس طرح عیسائیت یہودیت سے بہتر ہے اس لئے کہ وہ پہلے پیغام سے زیادہ قریب ہے اسی طرح اسلام عیسائیت اور یہودیت سے بہتر ہے کیونکہ وہ آخری پیغام اور آخری مذہب ہے۔

میں اپنے اس رفیق کی بات سن رہا تھا' اور غور وفکر کر رہا تھا' میں نے اپنے اندر کسی قسم کی مخالفت محسوس نہیں کی' کیونکہ بات بالکل معقول تھی' اسی وقت سے میں نے پختہ ارادہ کرلیا کہ اسلام کے متعلق کتابوں کا مطالعہ کروں گا اور انصاف پسند مصنفین کی کتابیں دیکھوں گا' میں نے انگریزی میں ''رسل'' کا ترجمہ قرآن شریف پڑھا اور کارلائل کی کتاب ''باہمت شخصیات'' کا مطالعہ کیا' میں طنجہ ہی میں مطمئن ہوگیا تھا کہ اسلام ایک سچا اور بہترین مذہب ہے' میں وہیں اسلام کا حلقہ بگوش ہوگیا۔

جب میں برطانیہ واپس آیا تو میں نے اسلام کی دعوت کے لئے مناسب طریقہ کار کے لئے غور وفکر کرنا شروع کیا تاکہ میں اس طریقہ کار کے ذریعہ لوگوں کو اسلام کی دعوت دے سکوں اور انہیں اسلام کے بارے میں مطمئن کرسکوں' کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ اسلام دشمن عناصر نے اسلام کے بارے یورپ والوں کا ذہن خراب کردیا ہے' یہ چیز لیکچر اور صحافت کے ذریعہ عوام تک بات پہنچانے میں رکاوٹ بنے گی' انگریز عوام اسلام کو ایک بت پرست مذہب سمجھتے ہیں' پریس اور ہمارے درمیان بہت سی رکاوٹیں ہیں' کیونکہ اخبارات ماہنامے اسلامی دعوت کو اپنے صفحات میں جگہ دینے کے لئے تیار نہیں اور عوام کا حال یہ ہے

کہ وہ اسلام کے متعلق کچھ سننا نہیں چاہتے۔

میں نے اسلام کی دعوت کا ایک دوسرا راستہ اختیار کیا اور وہ یہ تھا کہ میں "ادارۂ نفسیات کی عروک تھام" سے وابستہ ہوگیا' اس ادارے کی طرف سے ہر مہینے میں لیکچر دیے جاتے تھے میں نے بھی اسی ادارہ میں ایک لیکچر دیا' اس کا موضوع تھا: "متعصب اور تعصب پرستی" میں نے اپنے لیکچر کا آغاز اصلاح معاشرہ اور عالم ایجاد کی چند نمایاں شخصیات کے تذکرے سے کیا' میں نے اسٹیم کی طاقت کے دریافت کار اسٹیفنسن اور غلامی کے خاتمے کے لئے جدوجہد کرنے والے شخص ویلبر فورس کا ذکر کیا اور ان لوگوں نے جس مخالفت' ظلم اور استہزاء کا سامنا کیا اس کا بھی میں نے تذکرہ کیا۔

میں نے کہا:

لیکن اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ ان عظیم شخصیات کی کوششیں بارآور ہوئیں' انسانیت نے ان سے بڑا فائدہ اٹھایا اور دنیا نے ان کے فضل و کمال کا اعتراف کیا' اس کے بعد میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

"یہ عظیم مصلح انسانیت کے لئے ایک پیغام لایا' لوگوں کو خیر کی دعوت دی' لیکن انہیں بھی اسی طرح ظلم و ستم کا سامنا کرنا پڑا' جس طرح کسی انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے کوشش کرنے والے عظیم مصلح کو سامنا کرنا پڑتا ہے' اس کے باوجود جب لوگوں پر ان کی قدرومنزلت واضح ہوگئی تو جوق در جوق ان کے دین میں داخل ہوگئے اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے' روئے زمین میں ان کا مذہب ماننے والوں کی تعداد کروڑوں تک پہنچ گئی ہے' اس کے بعد میں نے اسلام کی تعلیمات کا تذکرہ کیا' جن کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دعوت دی۔"

صحافیوں کے لئے یہ موضوع بہت دلچسپ تھا انہوں نے یہ لیکچر بہت غور سے سنا اور اپنے اخبارات میں اس کا خلاصہ شائع کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی' میں نے کہا کہ اس شرط کے ساتھ اجازت ہے کہ آپ اسے مکمل شائع کریں' خلاصہ شائع کرنے کی اجازت نہیں' ان لوگوں نے اسے منظور کرلیا۔

لیکن جب پادریوں کو اس کی اطلاع ملی تو وہ فوراً اخبارات کے ایڈیٹران کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ اس لیکچر میں بہت سی خلاف واقعہ باتیں ہیں' اس میں ایک بت پرست مذہب کی دعوت دی گئی ہے' اور عیسائیوں کو اپنے مذہب سے برگشتہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے' یہ سن کر ایڈیٹران نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق معلومات حذف کرکے باقی لیکچر شائع کرنے کی اجازت دے دی' چونکہ اخباری نمائندے مجھ سے مکمل لیکچر شائع کرنے کا وعدہ کرچکے تھے' اس لئے میں نے ان سے کہا اگر آپ لوگ میرے لیکچر میں کچھ حذف کرکے شائع کریں گے تو میں آپ لوگوں کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کروں گا کہ انہوں نے میرے لیکچر کو بگاڑ کر شائع کیا' انہوں نے لیکچر کو دوبارہ غور سے پڑھا وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ پادریوں نے ان سے غلط بیانی سے کام لیا تھا اور اسے مکمل شائع کردیا' چونکہ اخبارات بہت سے ہاتھوں میں جاتے ہیں اس لئے اس لیکچر کا بہت زیادہ اثر ہوا جب مجھے یہ کامیابی حاصل ہوگئی تو میں نے سوچا کہ ہمارے شہر لیبر پول میں ایک ایسی جگہ ہونی چاہئے جس میں ہم اسلامی شعائر ادا کریں اور لیکچر دیں' چنانچہ ہم نے ایک جگہ منتخب کرلی' جس کے آدھے حصے کو عبادت اور دوسرے آدھے حصے کو تقریر اور وعظ و نصیحت کے لئے متعین کردیا۔

اس اسلامی مرکز کے کھلتے ہی پادریوں نے شرپسندوں کو ہمارے خلاف بھڑکانا شروع کردیا لیکن پادریوں کے ہمارے خلاف پروپیگنڈے سے ہمیں فائدہ ہی ہوا کیونکہ جن لوگوں کو وہ ہمارے متعلق بے سروپا باتیں کہہ کر اکساتے وہ لوگ ہمارے پاس آکر دیکھتے اور صورت حال اس سے مختلف پاتے جو پادریوں نے بتائی تھی تو اس کا ان پر بہت اچھا اثر ہوتا' شرپسند ہمیں تکلیف بھی پہنچاتے تھے' کبھی نماز کے دوران یا مسجد سے نکلتے وقت ہم پر گندگی ڈالتے' کبھی مؤذن پر پتھر پھینکتے اور کبھی شیشے کی کرچیاں مسجد کے مصلے پر بکھیر دیتے تاکہ وہ نمازیوں کے ہاتھ' پیر اور پیشانی میں چبھ جائیں ایک مرتبہ شام کے وقت میں مسجد میں تھا میری موجودگی کو انہوں نے غنیمت جانا اور جس زینے سے ہم لوگ مسجد آتے جاتے تھے اس میں تار باندھ دیا تاکہ رات میں جب اس سے اتروں تو تار میں پھنس کر گر جاؤں' حسن اتفاق یہ کہ اسی دن مجھے میرے ایک رفیق نے چھڑی لاکر دی تھی' جب کہ چھڑی لے کر چلنے کی میری عادت نہیں تھی' جب میں زینے سے اترنے لگا تو میری چھڑی ایک تار سے لگ گئی' میں متنبہ ہوگیا' اس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے شر سے بچالیا۔

ایک مرتبہ میں اپنے رفقاء کے ساتھ قرآن کی تفسیر پڑھنے کے لئے مسجد گیا' مسجد میں کچھ لوگ پہلے سے موجود تھے جن کے چہرے انجان لگ رہے تھے' میں نے ان کی طرف کوئی توجہ نہیں دی' میں نے قرآن کی ایک آیت پڑھ کر اس کی تفسیر شروع کردی اور اس کی روشنی میں کچھ بیان کیا' جب میں لیکچر سے فارغ ہوا تو انہیں مشتبہ لوگوں میں سے ایک کھڑا ہوا اور اس نے اپنے جیب سے پتھر نکال کر زمین پر ڈال دیے اور اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوکر کہا تم میں سے جو کوئی مسلمانوں کو پتھر سے مارنا چاہتا ہو وہ مجھے مارے میں مسلمان ہوگیا ہوں' یہ سن کر اس کے ساتھیوں نے بھی اپنی جیبوں سے پتھر نکال کر پھینک دیے اور اسلام قبول کرلیا۔

یہ آدمی ان کا سرغنہ تھا وہ میرا اچھا بازو بن گیا' اس نے اپنا نام جمال الدین علی رکھا' دعوتی اسفار میں وہ ہمیشہ میرے ساتھ رہتا ایک مرتبہ ہم شیر پر کینیڈ گئے

باقی صفحہ 26 پر

مولانا ابورشدی صاحب قاسمی خیرآبادی

فلم بینی اور اس کی تباہ کاریاں

وہ قوم جو امامت وقیادت کے لئے پیدا کی گئی تھی ایمانی تشخص وامتیاز کے ساتھ جسے علوئے مرتبت اور رفعتِ شان کا وعدہ خالق کائنات نے: "وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین" کے ذریعہ کیا تھا آج وہ محکوم ہوکر تہذیب وثقافت میں اغیار کی مقلد بن گئی تہذیب وارتقاء کی بلندیوں پر پہنچنے کے لئے کبھی اغیار قوم مسلم کو نمونہ بناتے تھے مسلمانوں کے طرز معاشرہ میں فلاح وبہبود کی ضمانت دیکھی جاتی تھی لیکن آج معاملہ الٹا ہوگیا ہے۔

معاشرہ افراد سے وجود میں آتا ہے' افراد کے صلاح وتقویٰ انابت وخشوع پر معاشرے کی صالحیت کا مدار ہوتا ہے۔ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشرتی اصلاح کے لئے قوم کے افراد پر محنت کی اور ارشاد فرمایا: "المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ" کہ درحقیقت مسلمان تو وہی ہے جس کی بدزبانی' بدکلامی اور جس کے ظلم وجور سے لوگ محفوظ ہوں لہٰذا خیرالقرون ہمیں ایک صالح اور اسلامی معاشرہ نظر آتا ہے جہاں اخوت' مروت' محبت' مودت اور شفقت کی ہر طرف باد بہاری ہے اور آدمیت کا شجر ثمربار بہترین برگ وبار لاتا ہے۔

عصر حاضر میں مذکورۃ الصدر اسباب عنقا ہیں' اسلامی اخوت' دینی حمیت' مذہبی مودت آج جب ہم ان چیزوں کا جائزہ لیتے ہیں تو بڑی مایوسی ہوتی ہے۔ وہ عناصر جو کبھی اسلامی معاشرہ کا امتیاز تھے آج ان کا فقدان ہے اسی وجہ سے معاشرتی بگاڑ اپنا ڈیرہ جمائے ہوئے ہے۔

یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ: "شباب القوم فی شبابہم" (قوم کا شباب اس کے جوانوں کا رہین مرہون منت ہوتا ہے) جب یہی طبقہ اپنے کارناموں میں کاہلی اور ضعیفی کا شکار ہوتا ہے تو قوم کی کشتی گرفتار موج بلا ہوجاتی اور ساحل مراد ...... دور سے دور ہوجاتا ہے۔

آج ہمارے معاشرے کی نئی نسل فلم بینی کی اتنی رسیا ہوگئی ہے کہ رات رات بھر جاگنا کوئی مسئلہ نہیں رہا' کبھی اسی قوم کا امتیاز: "رھبان فی اللیل وفرسان فی النہار" تھا' اب اسلامی عبادات نماز' روزہ کی ادائیگی کی فرصت نہیں' تعلیمات نبوی سے رشتہ منقطع ہوچکا ہے صحابہ کرامؓ اور اکابر امت کی سیرت وکردار جو یقیناً مشعل راہ ہیں ان کے مطالعہ اور ان پر عمل کی کوشش نہیں کرتے' ماضی میں فلم بینی کا تعلق صرف سینما ہال سے تھا لیکن اب اس کا جال بذریعہ ٹی وی گھر گھر پہنچایا گیا ہے اور مسلم معاشرہ پر اس کے جس قدر منفی نتائج مرتب ہوئے ہیں ان کا احاطہ دشوار ہے۔ فلم بینی کے اخلاقیات' شرم وحیا اور اچھی ثقافت کی نشوونما کے بالکل منافی ہونے کے سبب مسلم معاشرہ بالخصوص ہماری نئی نسل اسلام سے اور تعلیمات نبوی سے دور ہوتی چلی جارہی ہے فلم بینی کے طفیل آج ہمارے معاشرہ میں حیا نام کی کوئی چیز نہیں' ہماری غیرت وحمیت اس حد تک مردہ ہوچکی ہے کہ فلم دیکھتے وقت ایک ماں و بیٹے' بھائی بہن' ساس بہو' بچے والدین فلم بینی کے وہ مناظر نہایت انہماک سے ایک ساتھ دیکھتے ہیں جن کا تصور اسلامی دینی روح کے سراسر منافی ہے۔

مغربی تہذیب وتمدن جو اسلام کے مخالف ہے اور فیشن جس کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے فلم بینی کے زیر اثر عام ہورہے ہیں۔ فلم میں جس وضع اور تراش کے لباس ہیرو وہیروئن پہنتے ہیں بس اس کی تقلید کرنا ہماری نئی نسل ضروری سمجھ کر اپنانے میں فخر محسوس کرتی ہے کبھی ہمارے نوجوانوں کے گلے میں کالا دھاگہ ہوتا ہے' کبھی کلائی میں کڑا' کبھی پاجامے اور پتلون کے پائنچے چار انچ تنگ' کبھی ڈیڑھ فٹ چوڑے' کبھی سر کے بال پیچھے سے لمبے آگے سے چھوٹے' کبھی اس کے برعکس' لڑکیوں کے دوپٹوں کا زاویہ ایک ماہ بھی ایک جیسا نہیں ہوتا اور کبھی دوپٹہ سے بے نیاز بازاروں اور کلبوں میں پہنچ جاتی ہیں۔ سوچئے وہ قوم جو امامت وقیادت کے لئے پیدا کی گئی تھی ایمانی تشخص وامتیاز کے ساتھ جسے علوئے مرتبت اور رفعتِ شان کا وعدہ خالق کائنات نے: "والنتم الاعلون ان کنتم مؤمنین" کے ذریعہ کیا تھا آج وہ محکوم ہوکر تہذیب وثقافت میں اغیار کی مقلد بن گئی' تہذیب وارتقاء کی بلندیوں پر پہنچنے کے لئے کبھی اغیار قوم مسلم کو نمونہ بناتے تھے' مسلمانوں کے طرز معاشرہ میں فلاح وبہبود کی ضمانت دیکھی جاتی تھی لیکن آج معاملہ الٹا ہوگیا ہے:

''تا بہ کے خواب تغافل میں رہے گا مسلم؟''

فلم بینی سے بے حیائی' جنسی بے راہ روی اور تضیع اوقات (اور یہ سب اسلامی معاشرہ کے لئے ناسور ہیں) کے علاوہ کچھ نہیں ملے گا فلم بینی کے بجائے اگر قرآن وحدیث' سیرت صحابہ کرام واکابر امت اور دیگر اخلاق ساز کتب کا مطالعہ کرکے عمل کی کوشش کی جائے تو یقیناً علم وادب' تہذیب ومعاشرت وشائستگی وعمدگی اور سیرت وکردار میں جلا پیدا ہوگی۔ ایک صالح معاشرہ وجود میں آئے گا اور عظمت رفتہ لوٹ آئے گی۔ انشاء اللہ

الحاج محمد جمیل مظہر

حضرت سعید بن زیدؓ

گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ایک شمع روشن ہے پتھروں کے ڈھیر میں ایک ہیرا چمک رہا ہے' یہ شمع دن بدن روشن سے روشن تر ہوتی جا رہی ہے ادھر مخالفین دن بدن پریشان ہیں کہ اس شمع کی روشنی کو کیسے ختم کیا جائے۔ مخالفین کا ایک باقاعدہ اجلاس ہوتا ہے جس میں طے ہوتا ہے کہ کیوں نہ اس شمع کو ختم ہی کر دیا جائے جس کی روشنی روز بروز ہمارے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ یہ کام عمر بن خطاب جو کہ اس وقت اسلام دشمنی میں پیش پیش تھے اپنے ذمہ لیتے ہیں۔ تلوار ہاتھ میں ہے اور جا رہے ہیں اس شمع کو ختم کرنے جس کی روشنی سے آج بھی دونوں جہاں روشن ہیں۔ ابھی منزل مقصود پر نہیں پہنچ پاتے کہ حضرت نعیم بن عبداللہ مل جاتے ہیں۔ عمرؓ کے تیور دیکھ کر پوچھتے ہیں:

خیریت تو ہے کدھر تلوار لئے جا رہے ہو؟

عمرؓ جواب دیتے ہیں: بس آج اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ کرنے جا رہا ہوں جس نے ہمارے باپ دادا کے دین کو برا بھلا کہا اور اپنے ایک نئے دین کی تبلیغ شروع کر رکھی ہے۔

نعیم جواب دیتے ہیں:

پہلے اپنے گھر کی تو خبر لو تمہاری ہمشیرہ اور تمہارے بہنوئی دونوں مسلمان ہو چکے ہیں۔

عمرؓ فوراً واپس پلٹتے ہیں اور بہن کے گھر پہنچتے ہیں بہن قرآن پڑھ رہی ہے۔ عمرؓ کی آہٹ سن کر فوراً چپ ہو جاتی ہے اور قرآن کے اجزاء چھپا لیتی ہے قرآن کی تعلیم دینے والے صحابی حضرت خبابؓ بھی عمرؓ کے ڈر کے مارے اندر جا چھپتے ہیں۔ قرآن کی آواز عمرؓ کے کانوں میں پڑ چکی ہوتی ہے۔ بہن سے پہلا سوال بڑے غصے میں کرتے ہیں:

یہ کیسی آواز تھی؟

بہن جواب دیتی ہے: "کچھ نہیں"

عمرؓ کہتے ہیں میں سن چکا ہوں کہ تم دونوں مرتد ہو چکے ہو۔ بس اتنا کہتے ہی اپنے بہنوئی سے دست و گریبان ہو گئے اور بے تحاشا مارنا شروع کر دیا۔ ہمشیرہ اپنے شوہر کی حمایت میں آتی ہیں تو عمرؓ ان کو بھی بہت مارتے ہیں مگر عمرؓ کی اتنی مار کا دونوں پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ بہن جواب دیتی ہے:

"عمرؓ جو دل میں آئے کر لو لیکن اسلام ہمارے دل سے اب نہیں نکل سکتا۔"

عمرؓ کی ہمشیرہ کے ان الفاظ کی تائید عمرؓ کے بہنوئی بھی کرتے ہیں۔

عمر فاروقؓ کے یہ بہنوئی جنہوں نے اپنی زوجہ کے بھائی سے اتنی مار کھانے کے باوجود اسلام کو چھوڑنا قطعاً گوارا نہ کیا۔ جن کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت بس چکی تھی' جن کا دل قرآن سے منور ہو چکا تھا۔ حضرت سعیدؓ بن زید تھے اور ان کی زوجہ کا اسم گرامی حضرت فاطمہؓ بنت خطاب تھا۔

سعید بن زید کی شان اور رتبے کے بارے میں راقم کے خیال میں فقط یہ چند الفاظ ہی کافی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے جن دس جلیل القدر صحابہ کو جنتی قرار دیا ہے انہی عشرہ مبشرہ میں سعیدؓ بن زید بھی شامل ہیں۔

سعیدؓ بن زید کے والد جناب زید بن عمرو نے حالانکہ زمانہ نبوت نہیں پایا مگر فرمان نبوی ہے کہ:

"قیامت میں زید بن عمرو تنہا ایک امت کی حیثیت سے اٹھیں گے۔"

زید کا شمار ان سعید الفطرت لوگوں میں ہوتا ہے جو عقیدۂ توحید میں بڑے سخت تھے۔ بت پرستی اور شرک سے دلی نفرت کرتے تھے' بتوں پر کی ہوئی قربانی' مردار اور خون کو بھی حرام سمجھتے تھے' کفر و شرک کی اعلانیہ مذمت کرتے تھے۔

زید بن عمرو اپنی زندگی کے آخری سانس تک حضرت ابراہیمؑ کے دین پر قائم تھے' انہوں نے رسول اللہ کی زیارت تو متعدد بار کی مگر قسمت نے ان کو زمانہ نبوی تک زندہ رہنے کی مہلت نہ دی اور وہ زمانہ نبوت سے پہلے ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔

زید بن عمرو نے بنو خزاعہ قبیلہ کی ایک خاتون فاطمہ بنت لعجہ سے شادی کی تھی انہی کے بطن سے حضرت سعیدؓ بن زید پیدا ہوئے تھے۔ سعیدؓ کی پیدائش کے وقت سعیدؓ کا گھرانہ دین ابراہیمؑ پر قائم تھا۔ اس لئے سعیدؓ نے اپنا بچپن بھی اسی دینی ماحول میں گزارا۔

بعثت کے بعد جب سرور عالمؐ نے تبلیغ کا آغاز فرمایا تو خوشی خوشی اسلام قبول کرنے والوں میں حضرت سعیدؓ بن زید بھی شامل تھے۔ اس وقت سعیدؓ کی شادی ہو چکی تھی چنانچہ سعیدؓ کے ساتھ ساتھ ان کی زوجہ فاطمہؓ بنت خطاب نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ اس

طرح دونوں حضرات سابقون الاولون کی اس مقدس ترین جماعت میں شامل ہو گئے جن کو اللہ تعالیٰ نے کھلے الفاظ میں جنتی ہونے کی بشارت عطا فرمائی ہے۔

حضرت سعیدؓ سے قبل مجموعی طور پر ۲۶ افراد ایمان لائے تھے اس لئے ستائیسویں اور اٹھائیسوں مسلمان یہ دونوں حضرات سعیدؓ اور فاطمہؓ ہیں۔

عمر فاروقؓ کی آپ پر سختی (جس کی تفصیل پہلے بیان کی جا چکی ہے) تو قطعاً کوئی اثر نہ کر سکی۔ البتہ عمر فاروقؓ سعیدؓ اور فاطمہؓ دونوں کو مار مار کر خود ہی ان کے پختہ عقیدہ سے متاثر ہوئے۔ ان سے قرآن پاک سنا اور پھر سیدھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا اس طرح عمر فاروقؓ کا اسلام لانا سعیدؓ اور فاطمہؓ کی بدولت ہوا۔

کفار مکہ نے جب مسلمانوں کو حد سے زیادہ تنگ کرنا شروع کر دیا تو آپؐ نے مسلمانوں کو مدینہ منورہ جانے کا حکم دے دیا۔ مسلمان آہستہ آہستہ مدینہ جانے لگے۔ حضرت سعیدؓ بھی مہاجرین اولین کے ساتھ اپنا سب کچھ چھوڑ کر مدینہ چلے گئے، مدینہ منورہ آکر آپؓ نے حضرت ابولبابہؓ انصاری کے گھر قیام فرمایا۔ ہجرت کے وقت (حافظ ابن حجرؒ کی تہذیب کے مطابق) سعیدؓ کی اہلیہ محترمہ فاطمہ بھی ساتھ تھیں، کچھ عرصہ بعد جب حضورؐ مدینہ تشریف لائے تو پھر مزید چند دنوں بعد آپؐ نے مکہ سے آنے والے مہاجرین اور مدینہ میں رہنے والے انصاری لوگوں کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا۔ اس بھائی چارے کو ''مواخات مدینہ'' کہا جاتا ہے۔ ابن ہشام اور ابن اثیر کے بیان کے مطابق: ''حضور اکرمؐ نے سعیدؓ بن زید کو حضرت ابیؓ بن کعبؓ کا بھائی بنایا۔'' جبکہ ابن سعدؒ فرماتے ہیں کہ ''رافع بن مالک زرقی کا بھائی بنایا۔''

حضرت سعیدؓ بن زید کے جنگ بدر میں شامل ہونے کے بارے میں مؤرخین میں اختلاف پایا جاتا ہے واقدی اور ابن سعدؒ کے مطابق غزوۂ بدر کے موقع پر حضور اکرمؐ نے جب حضرت طلحہؓ کو ایک خاص کام کے لئے ملک شام روانہ فرمایا تو سعیدؓ بھی طلحہؓ کے ہمراہ تھے اس لئے لڑائی میں شریک نہ ہو سکے مگر لڑائی ختم ہونے کے بعد جب مدینہ واپس تشریف لائے تو حضورؐ نے بدر کے مال غنیمت میں سعیدؓ کو بھی حصہ عطا کیا اور جہاد کے ثواب سے بہرہ ور ہونے کی بشارت دی، لیکن صحیح بخاری میں سعید بن زید کا اسم گرامی واضح طور پر ان اصحاب میں شامل ہے۔ جنہوں نے بدر کی لڑائی میں حصہ لیا۔

بدر کی لڑائی کے بعد دوسرے تمام غزوات میں سعیدؓ بن زید بڑے جوش و خروش سے حصہ لیتے رہے۔ جنگ احد، جنگ خندق، جنگ خیبر، جنگ حنین اور دوسرے تمام غزوات میں آپؓ نے اپنی بہادری کے جوہر دکھائے۔ ہجرت کے چھٹے سال جب بیعت رضوان ہوئی تو سعیدؓ بن زید ان ۱۸۰۰ صحابہ کرامؓ میں شامل تھے جن کے اللہ تعالیٰ نے جنتی ہونے کی بشارت دی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے کچھ عرصہ بعد جب ایران اور روم سے لڑائیوں کا آغاز ہوا تو حضرت سعیدؓ شام جانے والے لشکر میں ایک سرفروش مجاہد کی طرح شریک ہوئے۔ ہجرت کے ۱۳ ویں سال جبکہ ابوبکر صدیقؓ کا دور تھا۔ اجنادین کی انتہائی خونریز جنگ میں بھی حضرت سعیدؓ شامل تھے۔ مسلمان فوج کی تعداد صرف ۲۰ ہزار تھی جبکہ مقابلے میں ۹۰ ہزار کی کثیر فوج تھی لیکن مسلمانوں نے اپنی ایمانی قوت کی بدولت اس لڑائی میں شاندار فتح حاصل کی۔ اس لڑائی کے بعد جب مسلمان دمشق روانہ ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ کا وقت آخر آن پہنچا عمر فاروقؓ خلیفہ مقرر ہوئے تو اس وقت دمشق کا مسلمانوں نے محاصرہ کر رکھا تھا۔ اس دوران ہرقل نے ایک بہت بڑی فوج اہل دمشق کی مدد کے لئے روانہ کی دوسری جانب حضرت خالدؓ بن ولید (سیف اللہ) جیسے فاتح جرنیل مسلمان فوج کے سپہ سالار تھے خالدؓ کو جونہی ہرقل کی آمد کی اطلاع ملی تو انہوں نے فوج کے ایک بڑے حصے کو دمشق کے محاصرہ پر ہی چھوڑ دیا اور باقی فوج کو ساتھ لے کر دمشق سے دور رومیوں کی امداد کے لئے آنے والی فوج سے مقابل ہوئے اسلامی فوج کی صف بندی کرتے وقت خالدؓ نے سعیدؓ کو رسالہ کا افسر مقرر کیا۔ رومی لشکر کا مقابلہ سب سے پہلے سعیدؓ کے لشکر سے ہوا پھر بھرپور جنگ ہوئی۔ آخر مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی یہ لڑائی ''یوم مرج الصفر'' کے نام سے مشہور ہے۔

۲۲ ہجری کے آخر میں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ جب دوران نماز زخمی کر دیئے گئے تو اس وقت حضرت سعیدؓ بن زید امیر المؤمنین کے گھر پر تھے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ بھی وہیں بیٹھے ہوئے تھے حضرت عمرؓ نے جو اس وقت عبداللہ بن عباسؓ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے فرمایا: ''دیکھو میں نے کلالہ کے متعلق کچھ نہیں کہا اور کسی کو اپنا جانشین نہیں بنایا جو عرب اس وقت قید میں ہیں سب آزاد ہیں۔''

حضرت سعیدؓ بولے:

''اگر آپ کسی مسلمان کو خلیفہ نامزد کر دیں تو مسلمان آپؓ پر اعتماد کریں گے۔''

عمر فاروقؓ نے فرمایا: میں تو صرف ان چھ اشخاص کے اندر خلافت کو رکھوں گا جن سے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے وقت تک راضی تھے اور جن میں خلافت کا بار اٹھانے کی ہمت بھی موجود ہے۔

پھر فرمایا: اگر ابوعبیدہؓ بن الجراح یا سالم مولیٰ ابی حذیفہ میں سے اس وقت کوئی ہوتا تو میں کسی ایک کو خلیفہ بنا کر مطمئن ہو جاتا۔

جن ۶ اصحابؓ کو عمر فاروقؓ نے خلافت کے قابل سمجھا ان میں: حضرت عثمان غنیؓ حضرت علیؓ حضرت زبیرؓ بن عوام حضرت سعدؓ بن ابی وقاص اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف شامل تھے۔ یہ تمام حضرات عشرہ مبشرہ کے جلیل القدر صحابی تھے اس لحاظ سے سعیدؓ بن زید بھی ان کے ہم مرتبہ تھے کیونکہ عشرہ مبشرہ کے دس صحابہ کرامؓ میں سعیدؓ بن زید بھی شامل تھے۔ علماً کرام اور تمام مؤرخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عمر فاروقؓ نے خلافت کا بار اٹھانے کے قابل چھ حضرات کے نام ساتھ حضرت سعید بن زید کا نام اس لئے نہیں لیا کہ سعید کا تعلق عمرؓ کے خاندان بنوعدی سے تھا جبکہ دوسرے کسی صحابی کا تعلق بنو عدی سے نہ تھا۔

عمر فاروقؓ کی شہادت کے بعد سعیدؓ بن زید نے باقی ساری زندگی انتہائی سکون اور خاموشی سے گزاری۔ زیادہ وقت یاد الٰہی میں گزار دیتے تھے اس دوران ملک میں سیاسی طور پر کافی اتار چڑھاؤ آئے مگر سعیدؓ بالکل خاموش رہے۔ ۳۵ ہجری میں جب حضرت عثمان غنیؓ کو شہید کر دیا گیا تو اس وقت سعیدؓ بن زید خاموش نہ رہ سکے اور ظالم لوگوں کی بڑی مذمت کی۔ اس زمانہ میں سعیدؓ کوفہ میں رہتے تھے حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر سعیدؓ کو ملی تو ایک مسجد میں تشریف لے گئے اور وہاں لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"لوگو! خدا کی قسم میں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ اسلام لانے کے جرم میں عمرؓ مجھے اور اپنی بہن کو باندھ دیا کرتے تھے جبکہ وہ (عمرؓ) مسلمان نہیں ہوئے تھے اور تم نے عثمانؓ کے ساتھ جو بدسلوکیاں کی ہیں اگر ان کی وجہ سے احد کا پہاڑ بھی پھٹ جائے تو اس کا پھٹ جانا بجا ہے۔"

اس کے بعد آپؓ کوفہ سے مدینہ منورہ تشریف لے آئے اور مدینہ کے نواح میں عقیق کے مقام پر مستقل سکونت اختیار کر لی۔ عقیق کے مقام پر ہی آپؓ نے باختلاف روایات ۵۰یا ۵۱ ہجری میں جمعہ کے دن وفات پائی۔ جنازہ عقیق سے مدینہ لایا گیا۔ حضرت سعدؓ ابن ابی وقاص نے غسل دیا اور عبداللہؓ بن عمرؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبر مبارک میں بھی سعدؓ بن ابی وقاص اور عبداللہؓ بن عمرؓ اترے اور سعیدؓ بن زید کو سپرد خاک کیا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر مبارک لگ بھگ ۸۰ سال تھی۔

سعیدؓ بن زید کا شجرہ نسب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کعب بن لوئی پر جا ملتا ہے جو کہ اس طرح ہے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی قرشی۔

سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے کہ سعیدؓ بن زید ان صحابہؓ میں سے تھے جو کہ صف قتال میں حضورؐ کے آگے اور صف نماز میں حضورؐ کے پیچھے (یعنی قریب تر) رہا کرتے تھے۔

اپنے زہد و تقویٰ اور کثرت عبادت کی بدولت آپؓ کو "مستجاب الدعوات" کا درجہ حاصل تھا۔ ایک مرتبہ اروی بنت اویس نامی ایک عورت نے مدینہ کے والی مروان بن الحکم کے پاس جا کر شکایت کی کہ سعیدؓ بن زید نے میری زمین کا کچھ حصہ ناجائز طور پر اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے۔ مروان نے سعیدؓ کو طلب کر کے حقیقت دریافت کی تو سعیدؓ نے فرمایا:

"تم میری نسبت یہ گمان کرتے ہو کہ اس عورت کی زمین کا کچھ حصہ غصب کر لیا ہے حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص ایک بالشت بھر زمین بھی ظلم سے اپنے قبضہ میں کرے گا روز قیامت اس کو (ویسی) سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔"

مروان بن الحکم نے سعیدؓ کی بات سنی تو کہا کہ تم قسم کھاؤ سعیدؓ بن زید یہ سن کر زمین سے دست بردار ہو گئے لیکن دل گرفتگی کے عالم میں منہ سے یہ الفاظ نکل گئے:

"یا اللہ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اسے اندھا کر دے اور اس کو اسی کی زمین میں موت دے اور مسلمانوں پر میرے حق کو بخوبی واضح کر دے۔"

خدا کی قدرت کہ کچھ ہی عرصہ بعد اروی کی بینائی جاتی رہی اور وہ اندھی ہو گئی پھر ایک دن وہ کنویں میں گر کر مر گئی۔ اس واقعہ کے بعد مدینہ کے لوگ جھوٹے لوگوں پر یہ مثال دینے لگے:

"خدا تجھے اندھا کرے جیسا کہ اروی کو اندھا کیا۔"

حضرت سعیدؓ بن زید نے مختلف اوقات میں متعدد شادیاں کیں جن سے کثیر اولاد ہوئی۔ اہل سیر نے آپؓ کے چودہ لڑکوں اور انیس لڑکیوں کے نام صراحت سے لئے ہیں۔

☆☆ ☆☆

اخبارِ ختمِ نبوّت

پی آئی اے میں قادیانی افسران کا تقرر

ملک کے خلاف ایک بڑی سازش

باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے چند روز پہلے پی آئی اے کے کلیدی عہدوں سے باشرع مسلمان افسران کو ہٹا کر ان کی جگہ غیر مسلم اقلیت قادیانی گروہ سے تعلق رکھنے والے افراد کو مقرر کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ان میں سے دو افراد کا تعلق قادیانی سرغنہ مرزا طاہر کے خاندان سے ہے۔ ان افراد کو پی آئی اے کے اہم اور ایسے ایسے کلیدی عہدوں پر تعینات کیا گیا ہے کہ گروہ چاہیں تو کسی بھی وقت پی آئی اے کے جہازوں کو گراؤنڈ کر سکتے ہیں اور جہازوں کی آمد ورفت کو روک سکتے ہیں۔

حکومت کی طرف سے یہ نامعقول اقدام ایک ایسے وقت میں کیا گیا ہے جب پاکستان کی فضائی حدود کی اہمیت پوری دنیا کی نظروں میں ہے۔ اس وقت اسلام، مسلمانوں، جہاد اور دینی و جہادی تنظیموں کے خلاف امریکا نے کئی محاذ کھول رکھے ہیں۔ امریکہ نے اپنے حالیہ اقدامات اور بیانات سے واضح اشارے دیئے ہیں کہ وہ صرف افغانستان میں نہیں بلکہ پاکستان سمیت کسی بھی ملک میں "دہشت گردی" کے خلاف جنگ کرے گا اور ظاہر ہے کہ امریکہ کی نظر میں دہشت گرد صرف مسلمان اور مجاہدین ہی ہو سکتے ہیں جیسا کہ امریکہ کی جانب سے جاری کی جانے والی دہشت گردوں کی فہرست سے عیاں ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ نے اپنی اس عالمی جنگ کے لئے ابھی سے راستہ ہموار کرنا شروع کر دیا ہے۔ پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائن دنیا کی چند مشہور فضائی کمپنیوں میں سے ہے۔ اس ایئر لائن کا انتظام ایسے لوگوں کے ہاتھ میں دینا جو اپنے مذہب اور نظریے کے لحاظ سے پاکستان کے بدترین دشمنوں میں سے ہیں اور جن کے پیشواؤں نے پاکستان کے ختم ہونے کی پیشگوئیاں کر رکھی ہیں، ملکی سلامتی اور بقاء کے مخالف امریکہ کی ایک بہت بڑی سازش معلوم ہوتی ہے۔ جہاد کو ختم کرنے کے امریکی منصوبے پر عمل درآمد کی خاطر ہمارے حکمرانوں نے اس حساس اور اہم قومی ادارے کو ملک کے ازلی دشمنوں کے رحم و کرم پر چھوڑ کر ملک کے وجود اور سالمیت کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ ہر ذی شعور پاکستانی جانتا ہے کہ قادیانی پاکستان کے کبھی بھی خیر خواہ تھے نہ ہوں گے انہیں پاکستان کو نقصان پہنچانے اور خاص کر یہاں کے مسلمانوں کی دینی حمیت کو ختم کرنے کے لئے ہمیشہ موقع درکار ہوتا ہے۔ قادیانی گروہ کا سرغنہ مرزا طاہر لندن میں بیٹھ کر پاکستان کے بارے میں اب تک جن خیالات کا اظہار کرتا چلا آیا ہے وہ قادیانیوں کے خبث باطن کے اظہار کے لئے کافی ہیں۔

اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ قادیانیوں کے نجس عقائد، ان کی ملک کے خلاف سازشوں کی تاریخ اور کردار دیکھ کر پوری پاکستانی قوم نے انہیں کافر قرار دے کر مسترد کر دیا ہے...... اور پاکستان کے آئین میں صاف طور پر ان کے بارے میں پاکستانی قوم کا فیصلہ لکھا ہوا ہے، لیکن افسوس کہ اس کے باوجود بھی پاکستان میں قادیانیوں کی سرگرمیاں، ملک کے خلاف ان کی سازشوں اور لندن میں پناہ لئے ہوئے ان کے گرو مرزا طاہر کے پاکستان اور پاکستانی مسلمانوں کے خلاف زہریلے پروپیگنڈے کا کوئی نوٹس نہیں لیا جاتا اور اب نوبت یہاں تک آ پہنچی کہ پی آئی اے جیسے اہم قومی ادارے کے کلیدی عہدے بھی انہیں مرحمت کر دیئے گئے ہیں۔ بدقسمتی سے ہمارے حکمران امریکہ کی اطاعت میں اتنا آگے بڑھ گئے ہیں کہ انہیں اب دوست دشمن میں تمیز بھی باقی نہیں رہی۔ جہاد ختم کرنے کے لئے حکمران یہ بھول رہے ہیں کہ قادیانی صرف جہاد ہی کے مخالف نہیں بلکہ وہ پاکستان کے وجود کے اس سے زیادہ مخالف ہیں اور انہوں نے ماضی میں پاکستان کی بنیادیں متزلزل کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے اور اپنے آقاؤں کے اشارے پر وہ اب بھی پاکستان اور پاکستانی قوم سے بدلہ لینے میں مصروف ہیں۔

ان حالات میں ہم وطن عزیز کی بقاء و سلامتی کے اہم ترین مسئلے کو سامنے رکھتے ہوئے حکمرانوں کو خبردار کرنا چاہتے ہیں کہ حکومت نے پی آئی اے میں

قادیانی افسران کے تقرر کا جو نامناسب فیصلہ کیا ہے وہ ملک کو نہایت خطرناک صورتحال سے دوچار کر سکتا ہے اور پاکستان کے جہاز اغوا ہونے اور اہم فضائی راز دشمن کے ہاتھ لگنے کے واقعات رونما ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ارباب اقتدار براہ کرم کم سے کم پاکستان کی سلامتی خطرہ میں نہ ڈالیں اور قادیانیوں کو ان کلیدی عہدوں سے فوراً برطرف کر کے ملک کو تباہی سے بچائیں۔

اس سلسلے میں پاکستان کے دینی طبقوں اور خصوصاً علماء کرام سے ہماری گزارش ہے کہ ملک کے خلاف کی جانے والی اس خطرناک سازش کے خلاف بھرپور آواز اٹھائیں اور حکومت کو یہ ملک دشمن اقدام واپس لینے پر مجبور کریں۔ ورنہ اگر اس طرح کے سلسلے جاری رہے تو پھر پاکستان پر مکمل کنٹرول حاصل کرنے کے امریکی عزائم کے سامنے بند باندھنا ممکن نہیں رہے گا۔

کراچی میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں خطرناک صورت اختیار کر گئیں

دستگیر، ڈیفنس، انچولی، صدر سمیت دیگر علاقوں میں مرزائی عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ کے بورڈ لگا رہے ہیں

کراچی (نمائندہ خصوصی) کراچی میں مرزائیوں نے ارتدادی سرگرمیوں میں اضافہ کر دیا مسلمانوں کی غربت اور جہالت سے قادیانی خوب فائدہ اٹھانے لگے۔ تفصیلات کے مطابق قادیانی مرزائی مملکت خداداد پاکستان میں شب و روز مسلمانوں کی غربت اور دینی معلومات کے فقدان کے باعث روپے پیسے کا لالچ دے کر مسلمانوں کو قادیانی بنا رہے ہیں جو کہ مسلمانوں کے لئے ایک بڑے صدمے سے کم نہیں تعزیرات پاکستان امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے مطابق لاہوری، قادیانی، مرزائی فرقے کو قادیانیت کی تبلیغ اشتہار، اسلامی شعائر میں سے اذان اور اپنی عبادت گاہوں کو مساجد جیسی شکل دینے اور کلمہ طیبہ آویزاں کرنے یا لکھنے کی قانونی ممانعت ہے۔ قادیانی اس وقت دیدہ دلیری سے قانون کا مذاق اڑاتے ہوئے تعزیرات پاکستان کا مذاق اڑا رہے ہیں اور اپنے افکار کی علی الاعلان تبلیغ کر رہے ہیں جو کہ لمحہ فکریہ ہے۔ مسلمانوں کو ایمان سے محروم کرنے کے لئے لندن سے ملنے والی ہدایت کے مطابق خوبصورت لڑکیوں کو گھروں میں لٹریچر تقسیم کرنے کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔ قانون کی گرفت نہ ہونے کے باعث قادیانی دیدہ دلیری سے بورڈ آویزاں کر کے ان پر کلمہ طیبہ لکھ رہے ہیں، جس سے اس کا مقصد مسلمانوں کا مذاق اڑانا ہے۔ نمائندہ کے مطابق مسلمان افسروں کو ہٹا کر اعلیٰ ترین عہدوں پر قادیانی تعینات کر دیئے گئے ہیں یہ افسران پی آئی اے کے بڑے عہدوں پر ہونے کی وجہ سے جہازوں کو گراؤنڈ بھی کر سکتے ہیں ان کو بھرتی کرنے کا مقصد حساس راز دشمن تک پہنچانا ہے۔ ذرائع کے مطابق قادیانی افسروں کی اکثریت تینوں مسلح افواج کے حساس عہدوں پر موجود ہیں جو پاکستان کے دفاعی رازوں کو چرا کر اسرائیل، امریکہ اور بھارت کو فراہم کر رہے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کروائی ہے کہ وہ بروقت قادیانیوں کی سرگرمیوں سے عوام الناس اور حکومت کو آگاہ کرے اور کراچی میں موجود مرزائیوں کے نصب کردہ کلمہ طیبہ کے بورڈ اتروائے اور ارتدادی سرگرمیوں میں موجود قادیانیوں کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔

کلیدی عہدوں پر قادیانیوں کی تعیناتی ملکی سلامتی کیلئے خطرہ ہے

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) کلیدی عہدوں پر قادیانیوں کی تعیناتی ملکی سلامتی کے لئے خطرے کی گھنٹی ہے اس بات پر تشویش نہیں بلکہ جنرل مشرف اس ملک کو بیچنے پر تلے ہوئے ہیں ملک بھر میں پی آئی اے کے اہم عہدوں پر قادیانیوں کی تعیناتی کے خلاف بھرپور تحریک چلائیں گے۔ مملکت کی اسلامی حیثیت کو ختم کرنے کی سازش ہے۔ پوری قوم کو بیدار ہو کر اس بات کا نوٹس لینا ہوگا۔ یہ طے شدہ بات ہے کہ قادیانی ملک اور اسلام دونوں کے دشمن ہیں۔ علماء کا پی آئی اے میں اہم عہدوں پر قادیانیوں کی تعیناتی پر شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے عمائدین و

قائدین ختم نبوت نے کہا کہ پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائن میں ۶ کلیدی عہدوں پر قادیانیوں کی تعیناتی کا فیصلہ ملکی سلامتی کے لئے خطرے کی گھنٹی ہے علماء کرام نے کہا کہ اس کڑے وقت میں ملک کا سودا کیا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ قادیانیوں اور پھر مرزا طاہر کو لانے کا مقصد واضح ہے کہ جسے ملک کے دیگر ایئر پورٹس افغانستان کے خلاف استعمال کرنے کے لئے امریکیوں کو دے دیئے گئے ہیں اسی طرح کہ وہ اس اڈے کو بھی استعمال کر سکیں۔ علماء کرام نے کہا کہ تشویش نہیں بلکہ یہ حقیقت ہے کہ مشرف اس ملک کو بیچنے پہ تلے ہوئے ہیں۔ علماء نے واضح کیا کہ حکومت اس فیصلے کو واپس لے اور فوراً ان عہدوں سے ان حضرات کو برطرف کرے ورنہ بصورت دیگر ملک بھر میں اس کے خلاف بھرپور تحریک چلائی جائے گی، علماء نے کہا کہ یہ سازش ورلڈ آرڈر کی تکمیل کے لئے کی گئی اور اس کا مقصد ملک سے اسلامی حیثیت کو ختم کرنے کے مترادف ہے انہوں نے کہا کہ اب پوری قوم کو بیدار ہو کر اس بات کا نوٹس لینا ہوگا علماء نے اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ طے شدہ اور مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیانی ملک اور اسلام دونوں کے دشمن ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ مشرف صاحب اسلام سے غداری کے مرتکب ہو رہے ہیں اور غدار کا جو انجام تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہے وہی مشرف کا بھی ہوگا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کی سرگرمیاں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کا اجلاس حافظ محمد ثاقب صاحب کی صدارت میں ہوا جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت شاہ نفیس الحسینی دامت برکاتہم کے صاحبزادے شاہ انیس الحسن زیدی کی رحلت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا اور دعائے مغفرت کی گئی اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

ماہنامہ المذاہب لاہور کے ایڈیٹر اور محقق عیسائیت پروفیسر ڈاکٹر رانا محمد اسلم انتقال کر گئے ہیں۔ وہ گوجرانوالہ سے تعلق رکھتے تھے ان کی رحلت پر بھی اظہار تعزیت کیا گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت علی پور چٹھہ کے کارکن محمد یٰسین عابد علی پوری کے والد ماجد حضرت مولانا نذیر احمد قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے ہیں۔ اجلاس میں مرحوم کی دینی وملی خدمات کو سراہا گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن جناب حاجی فیض احمد (ٹوبہ ٹیک سنگھ) کی صاحبزادی انتقال کر گئی ہیں۔ اجلاس میں اس پر بھی اظہار تعزیت کیا گیا۔

اجلاس میں مولانا فقیر اللہ اختر' حافظ احسان الواحد' پروفیسر حافظ محمد انور' پروفیسر محمد اکرم خاکی' حافظ محمد معاویہ' سید احمد حسین زید' محمد اشرف' حافظ شوکت محمود صدیقی' محمد امان اللہ قادری' قاری عبدالقدوس عابد اور حافظ محمد الیاس قادری نے شرکت کی' حافظ محمد ثاقب' مولانا فقیر اللہ اختر نے سید انیس الحسن زیدی کے جنازہ میں گوجرانوالہ جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے شرکت کی۔ جماعت کے مرکزی مبلغ مولانا حافظ محمد ثاقب ضلعی ناظم اعلیٰ نے جناب محمد یٰسین عابد علی پوری کے گھر پر جاکر ان کے والد حضرت مولانا نذیر احمد کی رحلت پر اظہار تعزیت کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن

جناب حاجی فیض احمد صاحب کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن اور مالیاتی کمیٹی کے ممبر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے جناب حاجی فیض احمد صاحب کی صاحبزادی گزشتہ دنوں انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امیر مرکزیہ خواجہ خان محمد صاحب' نائب امیر مرکزیہ سید نفیس الحسینی شاہ صاحب' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' مفتی محمد جمیل خان' مولانا نذیر احمد تونسوی اور کارکنان ختم نبوت نے مرحومہ کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی اور جناب حاجی فیض احمد صاحب کے صاحبزادوں قاضی امتیاز احمد' قاضی انوار احمد' قاضی احسان احمد' قاضی رضوان سے دلی تعزیت کی۔

دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے جملہ احباب مولانا محمد نعیم امجد' مولانا محمد اشرف کھوکھر' محمد انور رانا' جمال عبدالناصر شاہد اور جملہ مبلغین ختم نبوت نے جناب مولانا قاضی احسان احمد (مرکزی مبلغ ختم نبوت اسلام آباد) سے دلی تعزیت کا اظہار کیا اور دعا کی کہ اللہ رب العزت مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

قارئین ختم نبوت سے مرحومہ کے بلندی درجات کی دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ ختم نبوت)

بقیہ: عبداللہ کولیام

مجھے وہاں ایک ادارے میں لیکچر دینا تھا' میں نے اس لیکچر میں اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کچھ کہا ادارہ کی سیکریٹری خاتون نے میرے لیکچر کو بڑے اہتمام سے سنا اور اسلام کے بارے میں مزید معلومات فراہم کرنے کا مجھ سے مطالبہ کیا' اس خاتون نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا مسلمانوں کے نبی کا یہ خیال نہیں ہے کہ عورتوں میں روح نہیں ہوتی' اس لئے وہ جنت میں نہیں جائیں گی؟ میں نے اس کو بتایا کہ یہ دشمنان اسلام کی بہتان طرازی ہے' میں نے اسے اسلام کے متعلق صحیح معلومات فراہم کیں' یہ خاتون بھی مسلمان ہوگئی اور اپنا نام فاطمہ رکھا' ان کے ساتھ ان کے شوہر اور دو بہنوں نے بھی اسلام قبول کرلیا۔

ایک مرتبہ میں نے اپنے شہر لیور پول میں ایک لیکچر دیا' پروگرام ختم ہونے کے بعد ایک آدمی میرے پاس آیا' اس نے کہا: میں راستے میں آپ کے ساتھ چلنا چاہتا ہوں' راستے میں آپ سے اسلام کے بارے میں کچھ معلومات لوں گا' میں نے اسے اجازت دے دی' راستے میں اس نے اسلام کے بارے میں گفتگو شروع کی' اس کے سوال وجواب سے مجھے بہت خوشی ہوئی' جب میں اپنے مکان کے پاس پہنچا تو اسے اپنے یہاں چائے کی دعوت دی' مکان پر ہم لوگ اسلام اور اس کی تعلیمات کے بارے میں آدھی رات تک گفتگو کرتے رہے' آخر میں اس نے کہا کہ اسلام کے بارے میں جو کچھ آپ کہتے ہیں وہ اگر حق ہے تو آپ مسلمان کیوں نہیں ہوجاتے؟ میں نے کہا کہ میں مسلمان ہوں اور مجھے اس پر فخر ہے' اس نے بھی اسلام قبول کرلیا اور اپنا نام جمال الدین بخاری رکھا۔

ہمارے اور ان کے درمیان سماجی مقام ومرتبہ کے اعتبار سے کافی تفاوت تھا اس کے باوجود وہ ہمارے یہاں مسجد میں نماز پڑھنے آتے تھے۔ اسلام لانے والے انگریزوں کی تعداد کئی سو ہوگئی ہے۔

(بشکریہ ماہنامہ "ندائے شاہی" مرادآباد رجب ۱۴۲۲ھ)

جہاں میں پرچم اسلام لہرانے کا وقت آیا

مسلمانو! اٹھو باطل سے ٹکرانے کا وقت آیا
سرِ میداں تڑپنے اور تڑپانے کا وقت آیا

جہاد فی سبیل اللہ رسول اللہؐ کی سنت ہے
صحابہؓ کی جلی تاریخ دہرانے کا وقت آیا

اٹھو فاروق اعظمؓ کے جواں شہ زور فرزندو
بساط جنگ پر قوت سے چھا جانے کا وقت آیا

خدا کے نیک بندو! اپنے حجروں سے نکل آؤ
کمر باندھو محاذ جنگ پر جانے کا وقت آیا

مسلح غازیو شیرو دلیرو تند طوفانو!
عدو کے مورچوں پر آگ برسانے کا وقت آیا

مجاہد! باندھ لے سر سے کفن اور سربکف ہوجا
شہادت کا مقدس مرتبہ پانے کا وقت آیا

تمہیں یہ جنگ کا میدان ہے گویا کھیل کا میداں
کہ توپوں کی گرج سے زیست بہلانے کا وقت آیا

تمہارے بازوؤں میں جان ہے ایماں کی طاقت ہے
نہتے ہو کے بھی دشمن سے بھڑ جانے کا وقت آیا

فرنگی شاطروں نے ظلمتیں بانٹی ہیں دنیا میں
خدا کی سرزمیں میں نور پھیلانے کا وقت آیا

نظام مصطفیٰؐ نافذ کریں گے کرکے دم لیں گے
نظام قیصروکسریٰ کو ٹھکرانے کا وقت آیا

نفیسؔ اب طالباں کو نصرت باری مبارک ہو
جہاں میں پرچم اسلام لہرانے کا وقت آیا

حضرت مولانا سید انور حسین نفیسؔ شاہ صاحب دامت برکاتہم

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

جب آپ حق پر ہیں تو ...

آپ نے ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلّم اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟ کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عُمدہ طباعت

ہفت روزہ
ختمِ نبوّۃ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

کا مطالعہ کیجئے

ختمِ نبوّۃ

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دُنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرتِ رسولِ آخر الزماں ﷺ، سیرت الصحابہؓ، دینی و اصلاحی مضامین شائع کیے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے۔

اَلحَمدُ لِلّٰہ

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین ماریشس، جنوبی افریقہ، نائیجیریا، سعودی عرب، قطر، بنگلہ دیش آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے

خریدار بنئیے — بنائیے

اشتہارات دیجئے

مالی امداد فراہم کیجئے

انشاء اللہ اس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے